

کریم بے کریم

حمد و نعت اسلام اور
منقبت کا مجموعہ

کریم بے کریم

ہمد، نعت، سلام اور
منقبت کا مجموعہ



کرشن کمار سنگھ سنیکٹ اکبر آبادی

कृष्णकुमार सिंह 'मयंक' अकबरआबादी

کرم بے کرم

कर्म ब कर्म

KARAM BA KARAM

کرشن کمار سنگھ میناک ابر آبادی

कृष्ण कुमार सिंह "मयंक"

K. K. SINGH "MAYANK"

کروہ کرم

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

سن اشاعت:	جنوری ۱۹۹۲ء
تعداد:	پانچ سو
سرورق:	شہاب آرٹسٹ
تقابت:	علم اللہ خاں بلیاوی "انقلاب"
ہدیہ:	۵۱ روپے

گرشن گمار میننگ

۶۳/ای بدھوار پارک، قسلاہ، بیٹی ۵۔۰۰۰۰۵، فون: ۲۰۲۳۰۷

ملنے کا پتہ:

(۱) مکتبہ جامعہ، جے. جے. ہسپتال، بی بی ۳

(۲) بزمِ فکر و فن، اردن نیواس، ۲۴۲، ایس۔ وی۔ پی روڈ، بوریلوی، (ویسٹ)

بی بی ۱۰۳

जुमला हकुक्र बहक्के मुसनिफ मेहफूज

- सने इशाअतः : जनवरी 1992
- तादाद : पाँच सौ 500 HUNDRED
- सरे-वरक्र : शहाब आर्टिस्ट
- किताबात : अलीमुल्लाहखाँ बलियावी "इन्कलाब"
- हदिया : Rs. 51.00 (इकावन रू.)
- प्रेस : आर्ट होम, हेनस रोड बम्बई 400 001

कृष्णाकुमार "मयंक"

E-63, बुधवार पार्क कुलाबा बम्बई 400 005

मिलने का पता : (1) मकतबा जामिया, जे.जे. अस्पताल - बम्बई
(2) बज्में - फिक्रोफ़न; अरूण निवास
472, S.V.P. Road. BORIVLI-(W)
Bombay 400 103.

انتساب

مادرِ مشفق کے نام

جس کے تربیت نے فکرو نظر کو

وسعتیں عطا کیں۔

इन्तेसाब

मादरे मुशाफ़िक़ के नाम

जिसकी तरबियत ने फ़िक्रो - नज़र को
वुसअतें अता कीं

عاشقی کچھ کسی کی ذات نہیں!

ہمارے عزیز دوست اور اردو۔ ہندی کے جانے مانے شاعر اور کوئی جناب کرشن کمار مینک، کی جنم بھومی اکبر آباد آگرہ ہے۔ شاید یہ اسی مفکرس اور تارنچی شہر کی کرامت ہے کہ تاج محل اور ہائے شاعر میاں نظیر کے بعد مینک صاحب کا اسم گرامی بڑی تیز رفتاری سے ہندوستان اور ہندوستان سے باہر مشہور و معروف ہوتا چلا جا رہا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اپنی سرکاری ملازمت کی وجہ سے مینک صاحب نہ تو ایک جگہ جم کر رہ پاتے ہیں نہ ہی ایک سو ہو کر غور و فکر کر پاتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں ایک مفکر اور فنکار کے لئے بجد ضروری ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اسی سببیت اور مشغولیات سے ہر زندگی نے مینک جی کے کلام میں نثریت اور ترقی پسندی کے رنگ بھی بھر دیئے ہیں جیسا کہ فارسی زبان کے ایک نام درش اعز نے کہا ہے۔

مازندہ از انیم کہ آرام نیگیریم
ہم اسلئے زندہ ہیں بھوں کہ کبھی آرام نہیں کرتے

یہ بھی ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ شاید ریل کے ٹکٹوں سے تعلق رکھنے کی وجہ سے مینک جی کو بھارت درشن کے مواقع خوب ملتے رہے ہیں۔ اسی بات نے ان کے خیالات میں بڑی وسعت اور گہرائی پیدا کر دی ہے۔ ان کے دل میں چھی ہوئی "ہندوستانیت" کچھ اور نکھر گئی ہے۔ انسانیت کے بارے میں ان کے جذبات پہلے سے بھی کہیں زیادہ پاکیزہ تر ہو گئے ہیں۔ وہ ساری انسانی برادری کو اپنا بکھتے ہیں۔

مینک صاحب جتنا شری رام چندرجی، شری کرشن جی، شری گروناٹک جی اور حضرت علیؑ سے عقیدت مند ہیں اتنا ہی وہ مسلمانوں کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی شیدائی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آنحضرت صلعم کو اللہ نے رحمت المسلمین نہیں بلکہ رحمت العالمین بنا کر بھیجا تھا اس لئے اُن سے محبت کرنے اور ان کی نعت کہنے کا حق ہر انسان کو ہے۔ عاشق کی کوئی ذات نہیں ہوا کرتی۔ مینک صاحب کی یہی ہوئی نعتوں کا پہلا خوبصورت مجموعہ سمت کاشی سے چلا... کے عنوان سے کئی سال پہلے شائع ہو کر مقبول ہو چکا ہے۔

اب یہ دوسرا مجموعہ ہے جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ایک ہی وقت میں اُردو اور دیوناگری، دونوں رسوم خط میں چھپ رہا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اسے پڑھ کر لطف اٹھا سکیں۔

موجودہ کتاب کو پڑھ کر آپ محسوس کریں گے کہ آنحضرت صلعم کیلئے شاعر کے دل میں پائی جانے والی محبت و عقیدت کی آگ کچھ شعلہ و در ہو گئی ہے اور زبان و بیان میں کچھ اور حُسن پیدا ہو گیا ہے۔

اک محرم حق سے یسبنی ہم کو ملا ہے
عزبان خودی ہی میں تو عزبانِ خدا ہے

معجزہ ہے ذکر احمد کا مینک

ایک بے چارے کو چارہ مل گیا

جس طرح اللہ پاک کے صفات کا احاطہ کرنا انسان کے بس میں نہیں بالکل اسی طرح اللہ کے حبیب کی تعریف و توصیف ہمارے احاطہ امکان سے باہر ہے پھر بھی مینک صاحب کی فکر سامنے فضائل و مناقب سرکارِ دو عالم کے کیسے کیسے نئے اور اچھوتے پہلو تلاش کر لئے ہیں

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

تا نہ بخشند، خدائے بخشندہ

چند ایسے نورس پھولوں سے اپنے شام جان کو آپ بھی معطر کر لیجئے
 ہم یادِ مُسَدِّ سے یہ دل شاد کریں گے
 ہلّیل کے ہر اک نقش کو برباد کریں گے
 ایساں ہمارا ہے کہ سہ کارِ مدینہ
 ہر قید بلا سے ہمیں آزاد کریں گے

روضہ شاہِ مدینہ ہے نظر کے سامنے
 بخش دی اللہ نے دُنیا ہی میں جنت مجھے

تشریف دہ لائیں گے جب اپنے تصور میں
 تعظیم کی خاطر ہم سہ اپنا جھکا دیں گے

آخر میں میں سینکٹ صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ نعمتیں کہہ کر آپ نے
 اللہ پاک اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کیا نیز اس کتاب کی اشاعت سے آپ آنحضرت
 کے سبھی چاہنے والوں کی دعاؤں کے حق دار بھی بن گئے۔

ہمارے اور آپ کے لوجوان دوست حضرت مجاز کان پوری بھی ہمارے شکر یہ کے مستحق
 ہیں جنہوں نے اس پاکیزہ انتخابِ نعت کی اشاعت میں ادارہ فکر و فن کی پر خلوص معاونت
 کی۔ خدا کرے نعتوں کا یہ دلکش و نظرا فرورنگ دستہ تیسرے مجموعہ نعت کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ (آمین)

ڈاکٹر مجاہد حسین حسینی

صدر شعبہ اردو - ایم ڈی پوسٹ گریجویٹ کالج - پریل، بیہی، ۱۲۰

بیہی، ۱۵ اکتوبر، ۱۹۹۱ء

مینک اکبر آبادی

بحیث نعت گو

قدہٹ کی رحتوں اور عنایتوں کے سلسلے، دشت و جبل اور گلزار و چمن میں ہر جگہ جاری ہیں، اور سب کیلئے عام ہیں۔ اسکا ابر کرم سطح خاک پر ایک ایک پچتے اور ایک ایک ذرہ پر برستا ہے اور سب کو سیراب کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز سے آشکار حلوہ ربانی کا سب ہی مشاہدہ کر رہے ہیں اور بخشش و انعام سے مالا مال بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر شخص کے اندر خدا کے شکر کا جذبہ موجود ہوتا اور اس کی خوبی و کمال اور عطا و فیضان کے اعتراف میں تجیدی و تجیدی نغسے گانا فطری ہے۔

حمد و مناجات اور نعت و منقبت کو مذہبی تقدس کا درجہ حاصل ہے۔ اور یہ سب اصناف شاعری عربی و فارسی کے اژدہ سید سے اُردو میں داخل ہوئی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کی طرح ہندو شعرا نے بھی ان میں اپنی طبیعت کے جوہر دکھائے ہیں۔

عہدِ حاضر کے ایک ممتاز و منفرد شاعر جناب کرشن کمار مینک اکبر آبادی ایم۔ لے۔ ایل۔ ایل۔ بی سے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا جناب تھار کا پنوری کے ذریعے متعارف ہوا۔ گو کہ غالباً نعت اور ان کے کلام کے ذریعے ہو چکا تھا، مگر بالمشافہ ملاقاتوں میں ان کی تہہ دار شخصیت سے بھی متعارف ہوا۔

جناب مینک صاحب بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں۔ مگر زیر نظر مجموعہ حمد، نعت اور منقبتوں پر مشتمل ہے۔ جس میں ان کے دلی جذبات کی آئینہ داری ہے۔ عشیقِ رسول اکرمؐ اور اولیائے کرام کی مدح سرائی کو اپنے کلام میں سمودینے کی کوشش کی ہے۔ منطق اور فلسفہ کی باریکیوں سے آج کو تاریخ کی روشنی میں اپنی عقیدت

کو بیان کرنا یقیناً کمالِ فن ہے۔ انھوں نے اپنے کلامِ بلاغتِ نظام کو قلبی عقیدت کے ساتھ سنوارا ہے۔ بلکہ مجھے کہنے دیجئے کہ مینک صاحب ہندو عشقِ رسول کے وہ شہ سوار ہیں جو دل کی بات کرتے ہیں دماغ کی نہیں، کیوں کہ عشق و عقیدت کا تعلق محسوسات سے ہے مینک صاحب کے اشعار کو سمجھنے کیلئے اپنے دل کی آواز کو سننا اور دل کے جھروکوں سے جذبات کی رنگینیوں کا شاہدہ کرنا ضروری ہے۔

جہاں تک میں نے مینک صاحب کی غزلوں، نظموں، گیتوں، نعتوں اور مقبتوں کو پڑھا، سمجھا اور دیکھا ہے مجھے بے اختیار ان نعت گو ہندو شعراء کی یاد آ رہی ہے۔ جنہوں نے نعت گوئی میں وہ گہاے رنگا رنگ کھلائے ہیں جن کی خوشبو آج بھی مشامِ جاں کو معطر کئے ہوئے ہے۔

جد حاضر میں مینک صاحب مذہبی تعصبات کے بالاتر ہیں۔ ان کے کلام میں جہاں مندروں کا بیان آتا ہے وہیں مسجدوں کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ ان کی شاعری میں ہندو مسلم جذبات کی ہم آہنگی نظر آتی ہے۔ وسیع الشربہ، رواداری اور فرقت دارانہ ہم آہنگی مینک صاحب کے شاعرانہ تخیلات و تاثرات کا وہ زاویہ ہے جس کا رہبرِ اعظم خود ان کی عملی زندگی ہے۔ غرض کہ انہوں نے فرقت دارانہ ہم آہنگی اور قومی یکجہتی کے شعور کو فروغ دینے میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ وہ مذہبی، معاشرتی، مذہبی اور لسانی اختلاط و ارتباط کے نہ صرف یہ کہ نظریاتی طور پر حامی رہے ہیں۔ بلکہ عملی اس کی تائید اور تقلید کر رہے ہیں۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

اسیس برہانپوری

مقصد

بزمِ فکرو فن ایک ایسا ادارہ، ایسی سنتھا ہے جس نے ابتدا سے ہی انسانیتِ مجتہد ایک دوسرے کو پسپے برداشت کرنے، اپنی تہنچ بھر دکھ درد میں شریک رہنے، اور مذہبی عصبیت کے بجائے مذہبی رواداری اور برادرانہ رشتوں کو مضبوط تر بنانے رکھنے کی کوشش ہے۔ اس کے نزدیک ادیب شاعر و انشور، ہی سماج کے سچے نمائندے ہیں۔ یہ ایسی کڑیاں ہیں جو ہمیشہ ایک دل کو دوسرے سے جوڑے رکھتی ہیں، برصغیر میں صوفی سنتوں اور ان کے ماننے چاہنے والوں کا ایک سلسلہ ہے اور اس نے دلش بایسوں میں ایک کو دوسرے کے نزدیک لانے ان میں پریم بجاؤانا اور محبتوں کے چراغ روشن رکھنے میں ناقابلِ فراموش کردار ادا کیا ہے۔ آرٹ پہچان ہے، ذریعہ ہے۔ دھرم نہیں۔ وہ ہستی انہوں نے خدا کا پیغام یعنی نیکی اور سچائی کا پیغام گمراہ دنیا میں پہنچایا، خود دکھ درد سہا لیکن انسان کو ظلم غلامی، اور گمراہی سے بچایا ان کے اصول جینے کے طریقے، ہمیشہ انسان کی رہنمائی کرتے رہیں گے، شاعر ادیب بھی ہمیشہ عقیدت مندانہ جذبوں سے انہیں یاد کرتے رہیں گے اور انہیں برائیوں سے نجات کا ذریعہ بھی سمجھیں گے۔ بزمِ فکرو فن جناب کرشن کمار سنگھ منیکت کی مجموعے کرم بہ کرم کی اشاعت میں فنی و فکری تعاون کا مقصد صرف یہی جذبہ ہے۔

مَن کہ

مَن کہ.... کرشن کمار سنگھ سنیکٹ اکبر آبادی ۲ ستمبر ۱۹۲۳ء کو جب شاہِ خادر سینہ گیتی پر اپنی کوئیں بھیر چکا تھا۔ سرزمینِ پُڑاری، پوسٹِ رایا، ضلعِ متھرا (یو۔ پی) میں ایک متوسط خاندان میں پیدا ہوا۔ میرا گھرانہ نسلِ درنسلِ علمِ دُادب کا گہوار رہا ہے۔ میرے تاجی سورگباشی الشوری پرشاد نے بڑے چاؤ اور دُعاؤں کے ساتھ میرا نام کرشن کمار رکھا۔ لفظ کرشن ہی سے تاجی کے ذہبی علان کا پتہ چلتا ہے۔ ہمارا گھرانہ صدیوں سے صوفیوں اور سنتوں کا معتقد رہا ہے۔ میرے بڑے بھائی ہمیش چندر کوڈم چونکہ اتر پردیش گورنمنٹ میں ٹرینری آفیسر تھے۔ اسلئے میری ابتدائی تعلیم ان کے تبادلوں کے باعث ایک جگہ جم کر نہ ہو سکی۔ بالآخر میں نے سینٹ جوئس کالج آگرہ سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ اور آگرہ کالج آگرہ سے ہی ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان بھی امتیازی درجے میں پاس کیا۔

شعردشاعری کی جانب میرے قدم ہائی اسکول ہی کے زمانے میں بڑھنے لگے تھے۔ اور میں اسکول کے ہر ایک فنکشن میں برج بھاشا میں کوک گیت گانے لگا تھا۔ روزِ رفتہ لکھے کا شوق بھی چنگاری سے شعلہ بنا گیا۔

۱۹۵۱ء میں مجھے انڈین ریلوے میں ملازمت ملی گئی۔ جب متعدد شہروں سے ہوتا ہوا رتلام پہنچا تو وہاں ریلوے ہی کے ایک ملازم جناب فیض رتلامی نے مجھے اردو شعروادب کی جانب راغب کیا۔ اور اس طرح میں اپنی کے ذریعہ بسنیل رتلامی سے متعارف ہوا۔ بسنیل صاحب کا پورا نام حضرت

“मन के”

मन के.... कृष्णकुमार सिंह “मयंक” अवबराबादी चार सितम्बर 1944 ईसवी को जब शाहेखावर सीनये गेती पर अपनी किरने बिखरे चुका था । सर ज़मीन पड़रारी पोस्ट राया जिला मथुरा (यू. पी.) में एक मुतवसीत खानदान में पैदा हुवा, मेरा घराना नस्ल दर नस्ल इल्मों - अदब का गहवारा रहा है । मेरे पिताजी स्वर्गवासी ईश्वरीप्रसाद ने बड़े चाव और दुआओं के साथ मेरा नाम कृष्णकुमार रखा लफ़्ज़ कृष्ण ही से पिताजी के मज़हबी रुज़ान का पता चलता है- हमारा घराना सदियों से सूफियों और संतों का मोतक्रिद रहा है मेरे बड़े भाई महेश चन्द्र करदम चूँकि यू.पी. गोरमेट में Treasury Officer थे इसलिए मेरी इब्तेदाई तालीम इनके तबादिलों के बाईस एक जगह जम कर न हो सकी बिल आखिर मैंने ST. जुनिस कालेज आगरा से M.A. की डिग्री हासिल की और आगरा कालेज आगरा से ही L.L.B. का इम्तेहान भी इम्तेयाजी दर्जे में पास किया।

शेरो शायरी की जानिब मेरे क्रदम हाई स्कूल ही के ज़माने में बढ़ने लगे थे और मैं School के हर एक Function में ब्रिजभाषा में लोकगीत गाने लगा था- रफ़्ता रफ़्ता लिखने का शौक भी चिंगारी से शौला बनता गया।

1971 इ. में मुझे Indian Railway में मुलाज़मत मिल गई जब मुतादित शहरों से होता हुवा रतलाम पहुँचा तो वहां Railway ही के एक मुलाज़िम जनाब “फ़ैज़ रतलामी” ने मुझे उर्दू शेरो- अदब की जानिब रागिब किया - और इस तरह मैं उन्हीं के जरिये “बिस्मिल रतलाभी” से मुतारिफ़ हुवा - बिस्मिल साहब का पूरा नाम हजरत सूफी अजब नूर बिस्मिल नक्श वन्दी बांसवाड़वी है आप आला पाये के

صوفی عجب نور بسمل نقشبندی بانسوار ڈوی ہے۔ آپ اعلیٰ پایہ کے شاعروں میں شمار ہوتے تھے۔ آپ کی صحبت میں میں نے مذہبِ اسلام، ویلیوں اور صوفیوں کو بانا۔ اور پھر اُنکے صوفیانہ، مارفانہ اور غزلیہ خیالات سے متاثر ہو کر شاگردی اختیار کر لی میں نے جو اردو غزل کا پہلا شعر کہا وہ ملاحظہ فرمائیے۔

اپنی آنکھوں میں سورج چھپائے ہوئے

ہم بھٹکتے رہے روشنی کے لئے

پھر استادِ محترم کی رہنمائی میں راجستھان کے نقید انشاں مشاعروں میں شرکت کا شرف بھی حاصل ہونے لگا۔ مکات کے مختلف رسائل و جرائد میں میرا کلام بھی چھپنے لگا بلکہ میسے کئی مجوسے بھی چھپے جن کا ذکر آگے آئے گا۔

۱۹۷۷ء میں دوبارہ بمبئی میں تبادلہ ہوا۔ اس بار بمبئی کی ادبی اور شعری دنیا سے جناب مجاز کا پوری نے معارف کرایا۔ جن میں خصوصی اسمائے گرامی یہ ہیں۔

جناب نوشاد علی نوشاد، کالی داس جتا رفا، قمر جلال آبادی، بشیر احمد لائمی انصاری، امیر برہان پوری انجم انصاری، محمود سروش، نقیس راجستھانی، رئیس بلوی، رویندر سین، قیصر بھفری، جنبش جہاری طرز نگار، یوسف ناظم، حساب سیکری، عارف احمد جی، قاسم قریشی، جلیل سار ناگپوری، اور آئیش ماتھر کے ساتھ اردن سنگھ مختسور صاحبان قابل ذکر ہیں۔

میرا پہلا مجموعہ "سنتِ کاشی سے چلا" جناب والی آسی صاحب کی زیر نگرانی مکتبہ دین دادب لکھنؤ سے شائع ہوا۔ اس کے بعد کچھ بعد دیگرے ۱۔ کچھ گیت انام کے نام، ۲۔ جذبہ عشق، ۳۔ میناک کی مغز لیس، ۴۔ میناک کی شاعری، ۵۔ جنون، ۶۔ نذرانہ عقیدت اور ۷۔ تہا میناں مجسوطات شائع ہوئے۔

بمبئی میں مستقل قیام کے باعث استاد محترم بسمل صاحب سے رابطہ قائم نہ رہ سکا۔ اس لئے اکثر و بیشتر اپنی اسلام سے بے لطفاعتنی کے باعث مجھے ہدایات کے لئے ایک استاد کی اشد ضرورت محسوس ہوتی تھی تو جناب انجم انصاری کی وساطت سے میں نے جناب امیر برہان پوری کو اپنا استادِ ثانی منتخب کر لیا۔

शायरों में शुमार होते थे आपकी शोहबत में मैंने मज़हबे ईस्लाम - वलियों और सूफियों को जाना और फिर उनके सूफियाना आरिफ़ाना और ग़जलिया ख़यालात से मुतासिर होकर शार्गिदी अख़्तियार करली मैंने जो उर्दू ग़ज़ल का पहला शेर कहा वो मुलाहिजा फरमाईये

अपनी आंखों में सुरत छुपाये हुवे ।
हम भटकते रहे रोशनी के लिए ॥

फिर उस्तादे मोहतरम की रहनुमाई में राजस्थान के फ़किहदुल मिसाल मशायरों में शिरकत का शरफ़ भी हासिल होने लगा - मुल्क के मुख्तलिफ़ रसाईल व ज़रायद में मेरा कलाम भी छपने लगा बल्की मेरे कई मज़मुये भी छपे जिनका ज़िक्र आगे आयेगा

1987 ई. में दुबारा बम्बई में तबादला हुवा इस बार बम्बई की अदबी और शेरी दुनिया से जनाब “मजाज कानपुरी” ने मुतारिफ़ कराया जिनमें खुसुसी इस्माये गरामी ये हैं जनाब नौशाद अली नौशाद, कालीदास गुप्ता रज़ा, कमर जलालाबादी, शब्बीर अहमद राही अंसारी, असीर बुरहानपुरी, अंजुम अंसारी, मेहमूद सरोश, क़तील राजस्थानी, रईसबल्लबी, रविन्द्र जैन, क़ैसरूल जाफ़री, गनेश बिहारी तर्ज़ लखनवी, युसुफ़ नाज़िम, सबा सीकरी, आरिफ़ अहमदजी, कासिम कुरेशी, जलील साज़ नागपुरी और उमेश माथुर के साथ अरुण सिंह मख़्मूर साहेबान क़ाबिले ज़िक्र है

मेरा पहला मज़मुआ “सम्तेकाशी से चला” जनाब वाली आसी साहेब की ज़ेरे निगरानी मक़तबे दिनो अदब लखनऊ से साया हुवा - उसके बाद एक के बाद दिगरे (1) कुछ गीत अनाम के नाम (2) ज़ज्वये इश्क (3) मयंक की ग़ज़लें (4) मयंक की शायरी (5) जुनून (6) नज़रानये अक़िदत (7) तन्हाईयां मज़मुआत साये हुवे ।

زیرِ نظر نعتوں اور مناقبتوں کا مجموعہ "کرم بہ کرم" آپ ہی کی نوازشوں کا نتیجہ ہے۔
 اس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں کچھ کہنے کی ضرورت محسوس کرتا ہوں۔ اگر نہ کہوں گا تو
 احسان ناشناسی ہوگی۔ میں سب سے پہلے اپنے غلصین جناب قلیل رحمتانی اور رئیس قوی صاحبان
 جو کہ بزمِ شکر و فن "بہی" کے قلب و جگر ہیں اور جناب انجم انصاری صاحب کے علاوہ جملہ ہمدردان
 کا پورا پورا شکر یہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن میں اپنے آپ کو عاجز پاتا ہوں۔ کیوں کہ جو جذبات
 تشکر میرے دل میں موجزن ہیں انہیں لفظی جامہ پہنانے کی اہلیت اپنے آپ میں نہیں پاتا۔ بہر حال
 دنیوی رسم کے مطابق میں اپنے تمام احباب اور خلوص کاران کا ہر دل سے شکر یہ ادا کرتا ہوں اور دُعا
 گو ہوں کہ خدا ان کے خلوص و محبت کو قائم و دائم رکھے اور یہ نیک جذبات جن کے سخت انہوں نے
 مجھے نوازا ہے، انسانیّت ان سے فیض اٹھائے۔ آمین

ع۔ ع۔ سچکھ مینک اکبر آبادی

बम्बई में मुस्तकिल क़ायाम के बाईस उस्ताद मोहतरम बिस्मिल साहबसे राबता क़ायम न रह सका इसलिए अक्सरो - बेशतर अपनी इस्लाह से बेबिजाअती के बाईस मुझे हिदायात के लिए एक उस्ताद की असद ज़रूरत मेहसूस होती थी तो जनाब अंजुम अंसारी की वसातत से मैंने जनाब असीर बुरहानपुरी को अपना उस्तादे सानी मुन्तख़िब कर लिया ।

जेरे नज़र नातों और मुनक़बतों का मजमुआ “करम ब करम” आपही की नवाजिशों का नतीज़ा है - इस किताब की इसाअत के सिलसिले में कुछ कहने की ज़रूरत मेहसूस करता हूँ अगर न कहूँगा तो एहेसान ना शनासी होगी मैं सबसे पहले अपने मुख़लसीन जनाब क़तील राजस्थानी और रईस बल्लवी साहेबान जो कि बज्में फ़िक्रो फ़न बम्बई के क़ल्बो जिगर हैं और जनाब अंजुम अंसारी साहब के अलावा जुमला हमदरदान का पुरा - पुरा शुक्रिया अदा करना चाहता हूँ लेकिन मैं अपने आपको आज़िज पाता हूँ क्यूँकि जो ज़ज्बाते - तशकुर मेरे दिलमें मौजजन हैं उन्हे लफ़ज़ी जामा पहनाने की अहलियत अपने आप में नहीं पाता, बहर हाल दुनिया की रस्म के मुताबिक मैं अपने तमाम अहबाब और खुलुस कारान का व़हे दिल से शुक्रिया अदा करता हूँ और दुआगो हूँ कि खुदा इनके खुलुसो मुहब्बत को क़ायमो दायम रखे और ये नेक ज़ज्बात जिनके तहत उन्होने मुझे नवाज़ा है इन्सानियत इनसे फ़ैज उठावे “आमीन”

के. के सिंह “मयंक” अकबराबादी
बम्बई

حمد

نعت

سلام

منقبت

हम्द

नात

सलाम

मनक़वत

حمد باری تعالیٰ

نرالی شان ہے تیری ہر اک شے میں بسا تو ہے
 سبھی کچھ تجھ سے وابستہ مگر سب سے جدا تو ہے
 تو ہی اول، تو ہی آخر، تو ہی ظاہر، تو ہی باطن
 ہر اک ذرہ میں لے میرے خدا جلوہ نما تو ہے
 تو ہی مقصد، تو ہی منزل، تو ہی کشتی تو ہی ساحل
 حقیقت میں جہاں آرزو کا مدعا تو ہے
 بیاں کیا ہو تری حمد و ثنا لے خالق و مالک
 سبھی کمتر ہیں تجھ سے دو جہاں میں اور بڑا تو ہے
 بھنگاروں کو یارب ناز ہے تیری کرمی پر
 کرم کی ابتدا تو ہے، کرم کی انتہا تو ہے
 جو تو چاہے تو منزل خود مسافر کے قدم چومے
 خضر سے رہنا کا بھی الہی رہ نہا تو ہے
 مینک اب اس جہاں میں اور کس کا آسرا ہے
 غموں کی بھیڑ میں بے آسروں کا آسرا تو ہے

हम्द बारि ए ताला

निराली शान है तेरी हर एक शौ में बसा तू है ॥
सभी कुछ तुझ से वाबस्ता मगर सब से जुदा तू है ॥

तू ही अक्वल, तू ही आखिर, तू ही हाज़िर तू ही बातिन ।
हर इक ज़र्रे में ऐ मेरे खुदा जलवा नुमा तू है ॥

तू ही मक़सद, तू ही मंज़िल, तू ही कश्ती, तू ही साहिल ।
हक़ीक़त में जहाने आरज़ु का मुददोआ तू है ॥

बयां क्या हो तेरी हम्दोसना, ऐ ख़ालिको मालिक ।
सभी कम्तर है तुझ से, दो जहां में, और बड़ा तू है ॥

गुन्हेगारों को यारब नाज़ है तेरी करीमी पर ।
करम की इब्तेदा तू है, करम की इन्तेहा तू है ॥

जो तू चाहे तो मंज़िल खुद मुसाफ़िर के क़दम चूमे ।
खिज़र सें रहनुमा का भी इलाही रहनुमां तू है ॥

“मयंक” अब इस ज़हां में और किसका आसरा चाहे ।
ग़मों की भीड़ में बेआसरो का आसरा तू है ॥

تو سب کا آسرا ہے اے آسمان والے
 تو صاحبِ عطا ہے اے آسمان والے
 تجھ کو نہ ہم بھلائیں تجھ سے نہ دور ہوں ہم
 بس اتنا مدعا ہے اے آسمان والے
 ذرے کو رحمتوں سے تو آفتاب کر دے
 رتبہ ترا بڑا ہے اے آسمان والے
 توفیق نیکیوں کی دنیا میں دے سبھی کو
 بس اتنی التجا ہے اے آسمان والے
 ذروں میں کہکشاں میں شمس و قمر میں تو ہی
 جلوہ دکھا رہا ہے اے آسمان والے
 چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں اچھے ہوں یا بُرے ہوں
 تو سب کو دیکھتا ہے اے آسمان والے
 اپنے مینک پر بھی رحمت کی ایک نظر ہو
 یہ بھی ترا گلاب ہے اے آسمان والے

तू सबका आसरा है ऐ आसमान वाले ॥
 तू साहबे अता है ऐ आसमान वाले ॥

तुझ को न हम भुलाएं तुझ से न दूर हों हम ।
 बस इतना मुद्दआ है ऐ आसमान वाले ॥

ज़र्रे को रहेमतों से तू आफ़ताब कर दे ।
 रूंतबा तेरा बड़ा है ऐ आसमान वाले ॥

तौफ़ीक़ नेकियों की दुनियां में दे सभी को ।
 बस इतनी इलतेजा है ऐ आसमान वाले ॥

ज़र्रों में कहेकशां में शम्सो क़मर में तू ही ।
 जलवा दिखा रहा है ऐ आसमान वाले ॥

छोटे हों या बडे हों; अच्छे हों या बुरे हों ।
 तू सब को देखता है ऐ आसमान वाले ॥

अपने “मयंक” पर भी रहेमत की इक नज़र हो ।
 यह भी तेरा गदा है ऐ आसमान वाले ॥

مَرْحَبَا أَمِدٍ مُصَافِيًا مَرْحَبَا
مَرْحَبَا مَرْحَبَا مَرْحَبَا مَرْحَبَا

اے دُنیا میں جب سرورِ انبیا،

منہ کے بلِ گِر پڑے جو تھے جھوٹے خدا

چشمِ ظاہر نے دیکھا ہے یہ معجزہ

کُنکروں نے پڑھا کلمہ طیبہ

بہرِ تعظیمِ خِسم ہیں فرشتوں کے سر

رِشاکِ فردوس ہے آمنہ بی کا گھر

جِن و حور و ناک نے کہا جھوم کر

السلام السلام اے شہِ دوسرا

جلوہ نگن ہوئی رحمتوں کی شفق

ہو گیا سینہِ ظلمتِ دہرِ شق

نورِ حق سے ہیں معمور چودہ طبق

شکریہ رحمتِ زبیر یا شکریہ

مَرْحَبَا أَمِدٍ مُصَافِيًا مَرْحَبَا

مَرْحَبَا أَمِدٍ مُصَافِيًا مَرْحَبَا

مَرْحَبَا أَمِدٍ مُصَافِيًا مَرْحَبَا

मरहबा, आमदे मुस्तफ़ा, मरहबा, ॥

मरहबा, मरहबा, मरहबा ॥

आए दुनिया में जब सरवरे अम्बिया ।
 मुहं के बल गिर पड़े जो थे झूठे-खुदा ।
 चश्में जाहिद ने देखा है यह मोजेजा ।
 कंकरो ने पढ़ा कलमाए तैयबा ॥

मरहबा, आमदे मुस्तफ़ा, मरहबा ।

बहरे ताज़ीम खम हैं फ़रिशतों के सर ।
 रशके फ़िरदौस है आमेना बी का घर ।
 जिन्नो हुरो-मलक ने कहा झूम कर ।
 अस्सलाम, अस्सलाम, औ शहे दोसरा ॥

मरहबा, आमदे मुस्तफ़ा मरहबा ।

जलवा अफ़गन हुई रहेमतों की शफ़क़ ।
 हो गया सीनये जुलमते दहर शक़ ।
 नूरे हक़ से है० मामूर चौदह तबक़ ।
 शुक्रियां, रहेमते किबरिया, शुक्रिया ॥

मरहबा, आमदे मुस्तफ़ा, मरहबा ॥

بزمِ عالم میں شمعِ ہدایت جلی
 لبّ بہ لبّ دل بہ دل رسمِ وحدت ملی
 قصرِ ہاسل میں پیدا ہوئی کھلبلی
 فرشتے تا عرش ہے شورِ صہیلِ علی
 پھوٹی فساں کی چوٹی سے ایسی کمرن
 مرکزِ نورِ وحدت ہے ہر احسن
 ہو گیا عام مہر و وفا کا چلن
 ہے مینک اپنے لبّ پر بھی بس یہ صدا
 مرحباً آمدِ مصطفیٰ مرحباً
 مرحباً آمدِ مصطفیٰ مرحباً

बज्मे आलम में शम्मे - हिदायत जली ।
 लब ब लब दिल ब दिल रस्मे वहदेत चली ।
 क्रसरे बातिल में पैदा हुई खलबली ।
 फ़र्श ता अर्श है शोरे सल्ले अला ॥

मरहबा, आमदे मुस्तफ़ा, मरहबा ।

फूटी फ़ारा की चोटी से औसी किरन ।
 मरकज़े नूरे वहदेत है हर अंजुमन, ।
 हो गया आम महरो वफ़ा का चलन ।
 है "मयंक" अपने लब पर भी बस यह सदा ॥

मरहबा, आमदे मुस्तफ़ा, मरहबा ।

سرورِ انبیاء

یوں کروں فکرِ روزِ جزا سرورِ انبیاءِ مُصطفیٰؐ
 آپ ہیں جب وسیلہ مرا سرورِ انبیاءِ مُصطفیٰؐ
 میں ہوں حقدارِ فردوس کا سرورِ انبیاءِ مُصطفیٰؐ

اے ہیں مظہرِ کبریا، آپ رحمت کی ٹھنڈی ہوا
 اے کا نور، نورِ خدا، مرحب یا نبیٰ مرحبا
 ذرے ذرے سے آئی صدا سرورِ انبیاءِ مُصطفیٰؐ

اے کا ایک فیض نظر، ذرے ذرے کو کورے گہر
 شمس کی روشنی آپ سے آپ کا نقشِ پاب ہے قمر
 آپ ہیں نورِ ذاتِ خدا سرورِ انبیاءِ مُصطفیٰؐ

सरवरे अम्बिया

कयूं करूं फ़िक्रे रोज़े जज़ा सखरे अम्बिया मुस्तफ़ा ॥
 आप हैं जब वसीला मेरा सरवरे अम्बिया मुस्तफ़ा ।
 मै हूं हक़दार फ़िरदौस का सरवरे अम्बिया मुस्तफ़ा ॥

आप हैं मज़हरे किबरिया, आप रहेमत की ठंडी हवा ।
 आप का नूर नूरे खुदा, मरहबा या नबी मरहबा ।
 ज़र्रे ज़र्रे से आई सदा सरवरे अम्बिया मुस्तफ़ा ॥

आप का एक फ़ैज़े नज़र, ज़र्रे ज़र्रे को करदे गोहर ।
 शम्स की रोशनी आपसे , आप का नक्शोपा है क़मर
 आप हैं नूरे ज़ाते खुदा, सरवरे अम्बिया मुस्तफ़ा ॥

اِسے کا جب اشارہ ہوا انگوروں نے بھی کلمہ پڑھا
 اِس کے سامنے یا نبیؐ سب درختوں نے سجدہ کیا
 اِس ہی میں حبیبِ خدا سرورِ انبیاءِ مصطفیٰؐ

اہلِ مکہ کے ظلم و ستم آپؐ ہنس کر جھلکتے رہے
 اِس کو جو ستاتے رہے اُن پہ رحمت لاتے رہے
 آپؐ نے بخشی سب کی خطا سرورِ انبیاءِ مصطفیٰؐ

اِسے کا عشق ختمِ رسلِ قلبِ مومن کی جاگیر ہے
 خاکِ درِ اِس کی بالیقین باعثِ فخر و توقیر ہے
 آپؐ کا قُرب، قُربِ خدا سرورِ انبیاءِ مصطفیٰؐ

یا نبیؐ اب کرم کھینے اپنے دَر پہ بلا لیجئے
 ایک دِنِ طیبہ پہ پہنچے مینک اُس کی قسمت جگا دیجئے
 ہے بلند آپؐ کا مرتبہ سرورِ انبیاءِ مصطفیٰؐ

आप का जब इशारा हुवा, कंकरों ने भी कलमा पढ़ा ॥
 आप के सामने या नबी, सब दरख्तों ने सजदा किया ।
 आप ही हैं हबीबे खुदा सरवरे अम्बिया मुस्तफ़ा ॥

अहले मक्का के जुलमों सितम आप हंस कर भुलते रहे ।
 आप को जो सताते रहे, उन पे रहेमत लुटाते रहे ।
 आपने बख़्शी सब की खता सरवरे अम्बिया मुस्तफ़ा ॥

आपका इश्क़ ख़त्मे रसुल, क़ल्बे मोमिन की जागीर है ।
 खाके दर आप की बिलयक़ीं बाअसे फ़ख़्रो तौक़ीर है ।
 आप का कुर्बे कुर्बे खुदा सरवरे अम्बिया मुस्तफ़ा ॥

या नबी अब करम कीजिए अपने दर पे बुला लिजिए ।
 एक दिन तैबा पहुंचे "मयंक", उस की किसमत जगा दीजिए ।
 हैं बुलंद आप का मरतबा, सरवरे अम्बिया मुस्तफ़ा ॥

حضور بہرِ دُعا ہاتھ اٹھائے بیٹھے ہیں
 تمہارے سامنے سر کو جھکائے بیٹھے ہیں
 تمہارے چاہنے والے تمہاری اُفت میں
 ہزارِ خرم جگر میں پھسپائے بیٹھے ہیں
 ترے کرم کی توقع پہ تیشری چوکھٹ پر
 گناہ گار انگاہیں، جھکائے بیٹھے ہیں
 یہ اپنے ذوقِ توکل کا ہم پر احساں، ہر
 درِ حبیب پہ دُھونی رمائے بیٹھے ہیں
 ہمیں بھی اذنِ حضورِی سے وہ نوازیں گے
 کہ ہم بھی دل سے یہ حسرت لگائے بیٹھے ہیں
 دل و نگاہ کا کعبہ ہے آپ کا روضہ
 جہیں میں سجدوں کا طوقاں پھپھائے بیٹھے ہیں
 مقامِ ینخودی پوچھے کوئی ذرا ان سے
 جو ان کی یاد میں سب کچھ جھکائے بیٹھے ہیں؟
 مینک اس لئے روشن ہے عالم ہستی؟
 کہ ہم حضور کو دل میں بسائے بیٹھے ہیں

हुज़ूर बहरे दुआ हाथ उठाए बैठे हैं ॥
तुम्हारे सामने सर को झुकाए बैठे हैं ॥

तुम्हारे चाहने वाले तुम्हारी उलफ़्त में ।
हज़ार जख़्म जिगर में छुपाए बैठे हैं ॥

तेरे करम की तवक्को पे तेरी चौखट पर ।
गुनेहगार निगाहें झुकाए बैठे हैं ॥

यह अपने जौक़ेतवक्कुल का हम पे एहंसा है ।
दरे हबीब पे धूनी रमाए बैठे हैं ॥

हमें भी इज़ने हुज़ूरी में वह नवाज़ेंगे ।
कि हम भी दिल से यह हसरत लगाए बैठे हैं ॥

दिलो निगाह का काबा है आप का रोज़ा ।
जर्बी में सजदों का तुफ़्रां छुपाए बैठे हैं ॥

मुक़ामे बेखुदी पूछे कोई ज़रा उन से ।
जो उन की याद में सब कुछ भुलाए बैठे हैं ॥

“मयंक” इसलिये रौशन है आलमे हस्ती ।
कि हम हुज़ूर को दिल में बसाए बैठे हैं ॥

راستہ کوئی نہ تھا تو گنبدِ بے در کھلا
 دیکھنے والوں نے دیکھا سیپ میں گوہر کھلا
 وہ جسے انسانی قوت زیر کر سکتی نہ تھی
 بازوئے مشککشا سے وہ درِ خبیر کھلا
 خوف سے چہرہ ہوا فقِ مَرَحِبِ بدبخت کا
 زد پہ جب موجِ ہوا کی پرچم جیت در کھلا
 اک طرف لاکشیں شہیدانِ وفا کی جنگ میں
 ایک جانب خون میں ڈوبا ہوا خنجر کھلا
 جان دے کر کیوں اصولوں کی حفاظت کی گئی
 یہ معرہ تو شہیدوں کی شہادت پر کھلا
 بادشاہوں کیلئے بھی مسجدوں میں فرشِ خاک
 پر اماموں کیلئے رکھا گیا منبر کھلا
 مشکلیں دونوں جہاں کی مجھ سے بچتی ہیں سنیک
 مدحتِ شاہِ نجف سے یہ اثر مجھ پر کھلا

रास्ता कोई न था तो गुंबदे बेदर खुला ॥
देखने वालों ने देखा सीप में गौहर खुला ॥

वह जिसे इनसानी कूवत ज़ेर कर सकती न थी।
बाज़ुए मुशकिलकुशा से वह दरे-ख़ैबर खुला ॥

ख़ौफ़ से चेहरा हुआ फ़क़ मरहबे बदबख़्त का ।
ज़द पे जब मौजे हवा की परचमे हैदर खुला ॥

इक तरफ़ लाशें शहीदाने वफा की जंग में ।
एक जानिब खून में डूबा हुआ खंजर खुला ॥

जान देकर क्यूं उसूलों की हिफ़ाज़त की गई ।
यह मुअम्मा तो शहीदों की शहादत पर खुला ॥

बादशाहों के लिये भी मसजिदों में फ़र्शेखाक ।
पर इमामों के लिए रक्खा गया मिम्बर खुला ॥

मुशकिलें दोनों जहां की मुझ से बचती हैं "मयंक" ।
मिदहते - शाहे नजफ़ से ये असर मुझ पर खुला ॥

تاجدارِ حرم یا شفیعِ اُم، ہو نگاہِ کرم ہو نگاہِ کرم
 آپ کے اُمتی چاکِ دل چشمِ غم، ہو نگاہِ کرم ہو نگاہِ کرم
 سرورِ دو جہاں ہے لقبِ آپ کا ذرہ ذرہ کے ہر ادب آپ کا
 آپ کے دم سے آقا مرے دم میں دم ہو نگاہِ کرم ہو نگاہِ کرم
 جہوں نہ جن و ملائک کریں احترام جبکہ رب بھیجتا ہے درودِ سلام
 آپ کا نام ہے ویرِ لطف و کرم ہو نگاہِ کرم ہو نگاہِ کرم
 میں خطا کار ہوں اور گنہگار ہوں آپ سے معذرت کا طلبگار ہوں
 دُور کیجئے مری زندگی سے اُم، ہو نگاہِ کرم ہو نگاہِ کرم
 اُس کے در سے اُٹھ کر کہاں جائیں ہم سامنے کس کے اب ہاتھ پھیلائیں ہم
 یا نبی آپ کے نام لیوا ہیں ہم، ہو نگاہِ کرم ہو نگاہِ کرم
 آمنہ کے جگر آپ خیر البشر آپ معراج کی شب کے عرش پر
 آپ ہیں رب کے محبوب رب کی قسم، ہو نگاہِ کرم ہو نگاہِ کرم
 کالی گلی میں آقا چھپا لیجئے نارِ دوزخ سے اس کو بچا لیجئے
 ہے سینک آپ کا داس شاہِ اُم، ہو نگاہِ کرم ہو نگاہِ کرم

ताजदारे हरम, या शफ़ीएउमम, हो निगाहे करम, हो निगाहे करम ॥
आप के उम्मती चाक दिल चश्म नम, हो निगाहे करम हो निगाहे करम॥

सरवरे दो जहां है लक़ब आप का, ज़र्रा ज़र्रा करे है अदब आपका ।
आप के दम से आंका मेरे दम में दम, हो निगाहे करम, हो निगाहे करम॥

क्यूं न जिन्नो-मलायक करें एहतेराम, जब के रब भेजता है दरूदो सलाम।
आप का नाम है वज्हे लुत्फ़ोकरम, हो निगाहे करम, हो निगाहे करम ॥

मैं खताकार हूं और गुन्हेगार हूं, आपसे माज़रत का तलबगार हूं ।
दूर किजे मेरी जिन्दगी से अलम, हो निगाहे करम, हो निगाहे करम ॥

आपके दर से उठकर कहां जायें हम, सामने किसके अब हाथ फैलाएं हम ।
या नबी आप के नाम लेवा हैं हम, हो निगाहे करम, हो निगाहे करम ॥

आमेना के जिगर आप खैरूलबशर, आप मेराज की शब गए अर्शपर।
आप हैं रब के महबूब रब की क़सम, हो निगाहे करम, हो निगाहे करम॥

काली कमली में आका छुपा लिजिये, नारे दोज़ख से उसको बचा लिजिये।
है 'मयंक' आप का दास शाहे उमम, हो निगाहे करम, हो निगाहे करम॥

دُنیا کو اُخوت کا پیغام سُنادیں گے
 ہر ایک سِوالی کو ہم تیرا پتا دیں گے
 جینے کے زمانے کو آداب سیکھادیں گے
 اُٹھتے ہوئے نفرت کے ہم شعلے بچادیں گے
 جب فیضِ ملے تجھ سے کیوں اور کہیں جائیں
 نسبت ہے فقط تجھ سے بس تجھ کو صدادیں گے
 مگر تیری نظر ہو تو کچھ کام نہیں۔ مشکل
 ہر راہ کا پتھار ہم اٹھو کر سے ہٹادیں گے
 تشریف وہ لائیں گے جب اپنے تصور میں
 تعظیم کی خاطر ہسم سزا پنا جھکا دیں گے
 سنگِ درِ آقا تو سنگِ درِ آقا ہے
 ذرے رہِ طیب کے تقدیر جگا دیں گے
 اُٹھیں گے مینک اک دن ہم شمعِ وفا لے کر
 دُنیا سے اندھیروں کی بنیادیں ہٹادیں گے

दुनिया को उखुव्वत का पैगाम सुना देंगे ॥
हर एक सवाली को हम तेरा पता देंगे ॥

जीने के ज़माने को आदाब सिखा देंगे ।
उठते हुवे नफ़रत के हम शोले बुझा देंगे ॥

जब फ़ैज़ मिले तुझ से क्यूं और कहीं जाएं ।
निसबत है फ़क़त तुझ से बस तुझ को सदा देंगे ॥

गर तेरी नज़र हो तो कुछ काम नहीं मुशकिल ।
हर राह का पत्थर हम ठोकर से हटा देंगे ॥

तशरीफ़ वह लाएंगे जब अपने तसव्वुर में ।
ताज़ीम की खातिर हम सर अपना झुका देंगे ॥

संगे दरे आका तो संगे दरे आका है ।
ज़र्रे - रहे - तैबा के तक़दीर जगा देंगे ॥

उठेंगे "मयंक" एक दिन हम शम्मे वफ़ा लेकर ।
दुनियां से अंधेरो की बुनियाद मिटा देंगे ॥

اک محرمِ حق سے یہ سبق ہم کو ملنا ہے
 عرفانِ خودی ہی میں تو عرفانِ خدا ہے
 کافر تو ہے بس کفر کے فتوے کا سزاوار
 شک لائے جو اللہ پہ کافر سے بڑا ہے
 منکر ہیں کہ جو صرف دلیلوں کے ہیں قائل
 ہمنے تو خدا اس لئے مانا کہ خدا ہے
 پھر شوق سے تحقیق کے اوراقِ اُلٹنا
 پہلے تو یہ تسلیم کرو تم کہ خدا ہے
 وہ لوگ نہیں دیکھتے اوروں کی بُرائی
 جو لوگ سمجھتے ہیں خدا دیکھ رہا ہے
 تھی جس سے زمانے کو اِصعَالَہ کی تمنا
 وہ خود ہی مینک آج گھساؤں میں چھپا ہے

इक महरमे हक़ से यह सबक़ हम को मिला है ॥
 इरफ़ाने खुदी ही में तो इरफ़ाने खुदा है ॥

काफ़िर तो है बस कुफ़्र के फ़तवे का सज़ावार ।
 शक़ लाए जो अल्लाह पे काफ़िर से बड़ा है ॥

मुनकिर हैं के जो सिर्फ़ दलीलों के हैं कायल, ।
 हम ने तो खुदा इस लिये माना के खुदा है ॥

फिर शौक़ से तहक़ीक़ के औराक़ उलटना ।
 पहले तो यह तसलीम करो तुम के खुदा है ॥

वह लोग नहीं देखते औरों की बुराई ।
 जो लोग समझते हैं खुदा देख रहा है ॥

थी जिस से जमाने को उजाले की तमन्ना ।
 वह खुद ही “मयंक” आज घटाओं में छुपा है ॥

فرازِ حق کا زینہ یاد آیا
 درِ شاہِ مدینہ یاد آیا
 وسیلے سے محمد مصطفیٰ کے
 عبادت کا قیصر یاد آیا
 پھر اذکر بہارِ خلد جب بھی
 محمدؐ کا پسینہ یاد آیا
 مجھے طوفاں میں یاد آئے محمدؐ
 انہیں میرا سفینہ یاد آیا
 نبیؐ کی یاد آئی دل کو میرے
 انگوٹھی کو نگینہ یاد آیا
 گلی طیبہ کی یاد آئی ہے مجھ کو
 بیکِ رحمت کا خزینہ یاد آیا
 مینک اُس دم کا عالم کیا کہوں میں
 مجھے جس دم مدینہ یاد آیا

फराज़े हक़ का ज़ीना याद आया ॥
दरे शाहे मदीना याद आया ॥

वसीले से मोहम्मद मुस्तफ़ा के ।
इबादत का करीना याद आया ॥

छिड़ा ज़िक्रे बहारे खुल्द जब भी ।
मोहम्मद का पसीना याद आया ॥

मुझे तूफ़ां में याद आए मोहम्मद ।
उन्हे मेरा सफ़ीना याद आया ॥

नबी की याद आई दिल को मेरे ।
अगुंठी को नगीना याद आया ॥

गली तैबा की याद आई है मुझको ।
कि रहेमत का खज़ीना याद आया ॥

“मयंक” उस दम का आलम क्या कहूं मैं ।
मुझे जिस दम मदीना याद आया ॥

وہی طیبہ وہی خلدِ بریں ہے
 نبیؐ کا عشق جس دِل میں ہمیں ہے
 جہاں پر سر بہ خَم عرش بریں ہے
 یقیناً وہ مدینے کی زمین ہے
 جو ہے تو ہاں ہی ہاں ہے اُن کے دروے
 نہیں کا تذکرہ بالکل نہیں ہے
 خدا شاہد محمد مصطفیٰ کا
 دو عالم میں کوئی ثانی نہیں ہے
 مجھے لے چل وہیں لے شوق جلوہ
 ہر اک ذرہ جہاں کا دینش ہے
 مرے دل میں بھی ہے عشق محمدؐ
 مجھے بھی اپنی بخشش کا یقین ہے
 مینک عشق محمدؐ کے تصدق
 ہر اک لمحہ مسرت آفریں ہے

वही तैबा वही खुलदे बरीं है ॥
नबी का इश्क़ जिस दिल में मकीं है ॥

जहां पर सर ब ख़म अर्शे-बरीं है, ।
यक़ीनन वह मदीने की ज़मीं है ॥

जो है तो हां ही हां है उन के दर पे ।
नहीं का तज़करा बिलकुल नहीं है ॥

खुदा शाहिद मोहम्मद मुस्तफ़ा का ।
दो आलम में कोई सानी नहीं है ॥

मुझे ले चल वहीं ऐ शौक़े जलवा ।
हर एक ज़र्रा जहां का दिल नशीं है ॥

मेरे दिल में भी है इश्के - मोहम्मद ।
मुझे भी अपनी बख़्शिश का यक़ीं है ॥

“मयंक” इश्के मोहम्मद के तसददुक्क ।
हर इक लम्हा मसरत आफ़रीं है ॥

خاکِ رہِ طیبہ کو یہ اعزازِ بلا ہے
 ہر ذرے میں خورشیدِ منور کی ضیا ہے
 جتنا بھی ہو اب ناز مجھے خود پہ بجا ہے
 دیوانہ نبیؐ کا مجھے دُنیا نے کہا ہے
 اک بار بلا لیجئے سرکارِ مدینہ
 بیمارِ غمِ ہجر کے لب پر یہ دُعا ہے
 تاحشر نشہ جس کا ہرن ہو نہیں سکتا
 وہ جامِ مجھے ساقی کوثر سے بلا ہے
 میں دُور مدینے سے تڑپتا رہوں بکنک
 اِس طرح مرا جینا مرے حق میں قضا ہے
 مُسلم نہیں، ہندو بھی رسالت کئے ہیں قابل
 یہ عشقِ نبیؐ کا نہیں اعجاز تو کیا ہے
 اک روز مینک آئے گا طیبہ سے بلاوا
 گردل میں ترے الفتِ محبوبِ خدا ہے

खाके रहे तैबा को यह एजाज़ मिला है ॥
हर ज़र्रे में खुरशीदे मुनव्वर की ज़िया है ॥

जितना भी हो अब नाज़ मुझे खुद पे बजा है ।
दीवाना नबी का मुझे दुनियां ने कहा है ॥

इक बार बुला लीजिये सरकारे मदीना ।
बीमारे ग़मे हिज़्र के लब पर ये दुआ है ॥

ताह्श्र नशा जिस का हरन हो नहीं सकता ।
वह जाम मुझे साक्रीए कौसर से मिला है ॥

मैं दूर मदीने से तड़पता रहूँ कब तक ।
इस तरह मेरा जीना मेरे हक़ मे क़ज़ा है ॥

मुस्लिम नहीं हिन्दु भी रिसालत के हैं कायल ।
यह इश्क़े नबी का नहीं एजाज़ तो क्या है ॥

एक रोज़ “मयंक” आएगा तैबा से बुलावा ।
गर दिल में तेरे उलफ़ते महबूबे खुदा है ॥

یہ رُب کی عنایت ہے احسانِ محمدؐ ہے
 دل کیا ہے مری جاں بھی قربانِ محمدؐ ہے
 زاہد ترے رضواں کو جا اس کی خبر کر دے
 فردوسِ بریں زیرِ دامنِ محمدؐ ہے
 بے ہوش کیا جس کی تنویر نے موسیٰ کو
 وہ طور کا جلوہ بھی ہمانِ محمدؐ ہے
 اس دل کو میسر ہے اسرارِ خداوندی
 جس دل میں نہاں عشقِ عرفانِ محمدؐ ہے
 ڈھونڈے سے بھی دُنیا میں تمثیل نہ ہو کوئی
 اس واسطے سایہ بھی قربانِ محمدؐ ہے
 یارب مری قسمت میں طیبہ کا سفر لکھ دے
 مدت سے مرے دل میں ارمانِ محمدؐ ہے
 ہم کیا ہیں مینک آخر اوقات ہی کیا اپنی
 جبرئیلؑ بذاتِ خود دربانِ محمدؐ ہے

यह रबकी इनायत है एहसाने मोहम्मद है ॥
दिल क्या है मेरी जां भी कुरबाने मोहम्मद है ॥

ज़ाहिद तेरे रिज़वान को जो इसकी खबर कर दे ।
फ़िरदौसे बरीं ज़ेरे दामाने मोहम्मद है ॥

बे होश किया जिस की तन्वीर ने मूसा को ।
वह तूर का जलवा भी मेहमाने मोहम्मद है ॥

इस दिल को मयस्सर है इसरारे खुदावंदी ।
जिस दिल में निहां इशक़े इरफ़ाने मोहम्मद है ॥

दूँढे से भी दुनिया में तमसील न हो कोई ।
इस वास्ते साया भी कुरबाने मोहम्मद है ॥

यारब मेरी किसमत में तैबा का सफ़र लिख दे ।
मुद्दत से मेरे दिल में अरमाने मोहम्मद है ॥

हम क्या हैं “मयंक” आख़िर औक़ात ही क्या अपनी ।
जिब्रील बज़ाते खुद दरबाने मोहम्मद है ॥

بظاہر دیکھنے کو آنکھ نے کیا کیا نہیں دیکھا
 مگر یہ ایک حسرت ہے ترا جس لوہ نہیں دیکھا
 خودی کا اٹھ گیا پردہ تو تجھ کو ہر طرف پایا
 اسی خاطر کبھی تجھ کو پس پردہ نہیں دیکھا
 جو مانگے تو اُسے بھی دے زمانگے جو اُسے بھی نے
 ترے قربان تجھ جیسا کوئی داتا نہیں دیکھا
 ننگا ہوں سے ہماری حُسن والے گزرے ہیں لاکھوں
 مگر ہم نے تو تجھ سے کوئی بھی اچھا نہیں دیکھا
 نمایاں معجزہ تھا یہ بھی اُس فخر رسالت کا
 کسی نے بھی زمیں پر آپ کا سایا نہیں دیکھا
 ہزاروں ہی نبی دیکھے زمانے کی ننگا ہوں نے
 نبی لیکن مُستدِ مصطفیٰ جیسا نہیں دیکھا
 مینک ہوتا ہے روشن جبے دنیا دیکھ لیتی ہے
 ہے جس کی روشنی وہ روشنی والا نہیں دیکھا

बज़ाहिर देखने को आंख ने क्या क्या नहीं देखा ॥
मगर यह एक हसरत है तेरा जलवा नहीं देखा ॥

खुदी का उठ गया परदा तो तुझ को हर तरफ़ पाया ।
इसी खातिर कभी तुझ को पसे परदा नहीं देखा ॥

जो मांगे तू उसे भी दे, न मांगे जो उसे भी दे ।
तेरे कुरबान तुझ जैसा कोई दाता नहीं देखा ॥

निगाहों से हमारी हुस्न वाले गुज़रे हैं लाखों ।
मगर हम ने तो तुझ से कोई भी अच्छा नहीं देखा

नुमायां मोजेज़ा या यह भी उस फ़रव्रे रिसालत का ।
किसी ने भी ज़मी पर आप का साया नहीं देखा

हज़ारों ही नबी देखे ज़माने की निगाहों ने ।
नबी लेकिन मोहम्मद मुस्तफ़ा जैसा नहीं देखा ॥

‘मयंक’ होता है रोशन जब तो दुनियां देख लेती है
है जिसकी रोशनी वह रोशनी वाला नहीं देखा ॥

شکر ہے رَبِّ کا کہ رَبُّ نے بخشا یہ قیمت مجھے
کملی والے آقا کی چوکھٹا سے ہے نسبت مجھے

یہوں نے میں کو نہیں کی دولت کو ٹھوکر مار دوں
اپنی کی چشمِ عنایت ہے بڑی دولت مجھے

ہے یہی ارمان پا جاؤں مدینے کی گلی
اور مل جائے رسولِ پاک کی قربت مجھے

روضہ شادِ مدینہ ہے نظر کے سامنے
بخش دی اللہ نے دنیا میں ہی جنت مجھے

مانگت جو کچھ مانگتا ہے مصطفیٰ کے نام پر
دے رہی ہے یہ صدقہ اللہ کی رحمت مجھے

نعتیہ اشعار کہہ لیتا ہوں ازراہ ثواب
مصطفیٰ کے صدقے میں حاصل ہے یہ عظمت مجھے

میں مینک ہندو یقیناً ہوں مگر مُشرک نہیں
اپنی بخشش کی ہے اس اُسید پہ حسرت مجھے

शुक्र है रब का रब ने बख्शी यह किसमत मुझे ॥
कमली वाले आका की चौखट से है निसबत मुझे ॥

क्यूं न मैं कोनैन की दौलत को ठोकर मार दूं ।
आप की चश्मे इनायत है बड़ी दौलत मुझे ॥

है यही अरमान पाजाऊं मदीने की गली ।
और मिल जाए रसूले पाक की कुरबत मुझे ॥

रोजाए शाहे मदीना है नज़र के सामने ।
बख्श दी अल्लाह ने दुनिया में ही जन्नत मुझे ॥

मांग जो कुछ मांगना है मुस्तफ़ा के नाम पर ।
दे रही है यह सदा अल्लाह की रहेमत मुझे ॥

नातिया अशआर कह लेता हूं अज़राहे सवाब ।
मुस्तफ़ा के सदके में हासिल है यह अज़मत मुझे ॥

मैं "मयंक" हिन्दु यक्रीनन हूं मगर मुशरिक नहीं ।
अपनी बख्शिश की है इस उम्मीद पे हसरत मुझे ॥

بڑھ کے دیتے ہیں سب کو سہلے نبیؐ
 وہ ہیں معراج والے ہمارے نبیؐ
 ناخدا تم ہو میرے خدا کی قسم
 میری کشتی لگا دو ہمارے نبیؐ
 افضل الانبیاء بالیقین، آپ ہیں
 چاند ہیں آپ، تارے ہیں سارے نبیؐ
 حد سے گزرے زمانے کے ظلم و ستم
 ہو کرم آئینہ کے ڈلارے انبیؐ
 ذرے ذرے سے یہ آ رہی ہے صدا
 آپ ہیں بس ہمارے، ہمارے نبیؐ
 خالق دونوں عالم نے نازل کیا
 تم پہ قرآن کے تیس پارے نبیؐ
 ہے مینک کے بھی دل کی تمنا یہی
 یہ بھی طیبہ کے دیکھ نطسکے نبیؐ

बढ़ के देते हैं सब को सहारे नबी ॥
वह हैं मेराज वाले हमारे नबी ॥

ना-खुदा तुम हो मेरे, खुदा की कसम ।
मेरी कशती लगादो किनारे नबी ॥

अफ़जलुल अम्बिया बिलयक़ीं आप हैं ।
चांद हैं आप, तारे हैं सारे नबी ॥

हद से गुज़रे ज़माने के जुलमों सितम ।
हो करम आमेना के दुलारे नबी ॥

जर्रे ज़र्रे से यह आ रही है सदा ।
आप हैं बस हमारे, हमारे नबी ॥

ख़ालिक़े दोनों आलम ने नाज़िल किया ।
तुम पे कुरआन के तीस पारे नबी ॥

है “मयंक” के भी दिल की तमन्ना यही ।
यह भी तैबा के देखे नज़ारे नबी ॥

ہے جس قلب میں آرزوئے محمدؐ
 اُسے کیوں نہ ہو جستجوئے محمدؐ
 گلِ باغِ جنت سے کیا کام مجھ کو
 بسا ہے نگاہوں میں روئے محمدؐ
 یہ جذبے عقیدت کا احساں ہر محمدؐ
 کہ دل کھینچتا جاتا ہے سوئے محمدؐ
 کرے کیوں تمنا وہ خلدِ بریں کی
 جسے راس آجائے کوئے محمدؐ
 کہاں شوکتِ تاجِ سلطانِ عالم
 کہاں عظمتِ خاکِ کوئے محمدؐ
 بیاں رُب نے قرآن میں توصیف کی ہے
 یہ ہے عزت و آبروئے محمدؐ
 کہاں اے مینک اپنے اعمالِ ایسے
 کہ حاضر ہوں ہم روئے محمدؐ

है जिस क़लब में आरज़ुए मोहम्मद ॥
उसे क्यूं न हो जुस्तजुए मोहम्मद ॥

गुले बाग़े जन्नत से क्या काम मुझ को ।
बसा है निगाहों में रूए मोहम्मद ॥

यह जज़बे अक़ीदत का एहसाँ है मुझ पर ।
कि दिल खिंचता जाता है सूए मोहम्मद ॥

करें क्यूं तमन्ना वह खुल्दे बरीं की ।
जिसे रास आजाए कुए मोहम्मद ॥

कहां शौकते ताज सुलताने आलम ।
कहां अज़मते खाके कूए मोहम्मद ॥

बयां रब ने कुरआं में तौसीफ़ की है ।
यह हैं इज़ज़तो आबरुए मोहम्मद ॥

कहां ऐ "मयंक" अपने आमाल जैसे ।
कि हाज़िर हों हम रुबरुए मोहम्मद ॥

ہم یادِ محمدؐ سے یہ دل شاد کریں گے
 باطل کے ہر اک نقش کو برباد کریں گے
 جو کچھ ہمیں کہنا ہے کہیں گے وہ نبیؐ سے
 ہم اور کسی سے نہیں فریاد کریں گے
 خود منزلِ مقصود مجھے دے گی صدائیں
 سرکارِ دو عالم اگر امداد کریں گے
 بن جائے گی بگڑی ہوئی تقدیر بھی اُن کی
 جو دل سے محمدؐ کو ذرا یاد کریں گے
 ایمان ہمارا ہے کہ سرکارِ مدینہ
 ہر قیدِ بلا سے ہمیں آزاد کریں گے
 ٹھکرا کے دو عالم کی خوشی پہنچوں گا طیبہ
 سرکارِ دو عالم جو مجھے یاد کریں گے
 یہ شانِ مینکتِ آج بھی قائم ہے نبیؐ کی
 حق پورا کرے گا جو یہ ارشاد کریں گے

हम यादे मोहम्मद से यह दिल श्वाद करेंगे ॥
बातिल के हर एक नक्श को बरबाद करेंगे ॥

जो कुछ हमें कहना है कहेंगे वह नबी से ।
हम और किसी से नहीं फ़रयाद करेंगे ॥

खुद मंजिलें मक़सुद मुझे देगी सदाएं ।
सरकारे दो आलम अगर इमदाद करेंगे ॥

बन जाएगी बिगड़ी हुई तक़दीर भी उनकी ।
जो दिल से मोहम्मद को ज़रा द्याद करेंगे ॥

ईमान हमारा है कि सरकारे मदीना ।
हर क़ैदे बला से हमें आज़ाद करेंगे ॥

ठुकरा के दो आलम की खुशी पहंचूंगा तैबा ।
सरकारे दो आलम जो मुझे याद करेंगे ॥

यह शान "मयंक" आज भी क़ायम है नबी की ।
हक़ पूरा करेगा जो यह इरशाद करेंगे ॥

تا قیامت آپ کا در ثبے کھلا سب کھلئے
 یا نبیٰ ہیں آپ رحمت کی گھا سب کھلئے
 آپ نے دشمن کو بھی دشمن نہیں سمجھا کبھی
 آپ اٹھاتے ہی رہے دستِ دُعا سب کھلئے
 پٹر، پتھر، جانور، جن و بشر، حور و ملک
 سایہ رحمت ہیں میرے مصطفیٰ سب کھلئے
 وہ امام المرسلین ہیں رحمت اللعالمین
 ان کی ذاتِ پاک تو ہے رہنا سب کھلئے
 جب خدائے پاک خود ہی آپ پر بھیجے درود
 فرض ہو کیوں کرنے ذکرِ مصطفیٰ سب کھلئے
 جیسے سب کے حال پر ہے مہرباں ربِ کریم
 ویسے ہی مشفق ہیں محبوبِ خدا سب کھلئے
 آپ ہی ہیں شافعِ روزِ جزا بیشک مینک
 کام آئے گا وسیلہ آپ کا سب کھلئے

ताक़यामत आप का दर है खुला सब के लिये ॥
या नबी हैं आप रहेमत की घटा सब के लिये ॥

आपने दुश्मन को भी दुशमन नहीं समझा कभी ।
आप उठाते ही रहे दस्ते दुआ सब के लिये ॥

पेड़ पत्थर, जानवर, जिनो बशर हुरो - मलक ।
सायाए रहेमत हैं मेरे मुस्तफ़ा सब के लिये ॥

वो इमामुल मुरसलीं हैं रहमतुललिल आलमी ।
उन की ज़ाते पाक तो है रहनुमा सबके लिये ॥

जब खुदाए पाक खुद ही आप पर भेजे दरूद ।
फ़र्ज़ हो क्योँकर न ज़िक्रे मुस्तफ़ा सब के लिये ॥

जैसे सब के हाल पर है मेहेरबां रब्बे करीम ।
वैसे ही मुशाफ़िक हैं महबूबे खुदा सब के लिए ॥

आप ही हैं शाफ़ए रोज़े जज़ा बेशक "मयंक" ।
काम आएगा वसीला आप का सब के लिये ॥

بڑھی تری بسائیں گے سرکارِ دو جہاں
 غم سے تجھے چھڑائیں گے سرکارِ دو جہاں
 کشتی بھنور میں آئے تو آقا کا نام لے
 ساحل پہ تجھ کو لائیں گے سرکارِ دو جہاں
 اللہ کی بھی رحمتیں ہو جائیں گی نصیب
 کھلی میں جب پھیائیں گے سرکارِ دو جہاں
 میں اُن کا اُنتی ہوں یہ ایمان ہے مرا
 عثر میں بخشوائیں گے سرکارِ دو جہاں
 وہ لمحہ زندگی کا حسین ہوگا یاد رکھ
 طیبہ میں جب بلائیں گے سرکارِ دو جہاں
 تو اُن کو یاد رکھ تو اندھیرے میں قبر کے
 جلوہ تجھے دکھائیں گے سرکارِ دو جہاں
 ظلم و ستم جہاں کے مٹیں گے سبھی مینک
 جب رحمتیں لٹائیں گے سرکارِ دو جہاں

बिगड़ी तेरी बनाएंगे सरकारे दो जहां ॥
 गम से तुझे छुड़ाएंगे सरकारे दो जहां ॥

कशती भंवर में आए तो आका का नाम ले ।
 साहिल पे तुझ को लाएंगे सरकारे दो जहां ॥

अल्लाह की भी रहमते हो जाएंगी नसीब ।
 कमली में जब छुपाएंगे सरकारे दो जहां ॥

मैं उन का उम्मती हूं यह ईमान है मेरा ।
 महशर में बख्शावाएंगे सरकारे दो जहां ॥

वह लम्हा ज़िंदगी का हसी होगा याद रख ।
 तैबा में जब बुलाएंगे सरकारे दो जहां ॥

जुल्मों सितम जहां के भिटेगे सभी "मयंक" ।
 जब रहमते लुटायेगें सरकारे दो जहां ॥

نبیؐ کو حال سنانے چلو مدینے چلو
 نصیب اپنے بنانے چلو مدینے چلو
 گھٹائیں آسن و محبت کی دے راہی میں صلا
 سکونِ زندگی پانے چلو مدینے چلو
 طیب کوئی بھی دیکھا نہیں محمدؐ سا
 جگر کے زخم دکھانے چلو مدینے چلو
 بلائیں ان کے وسیلے سے ختم ہوتی ہیں
 دعا کو ہاتھ اٹھانے چلو مدینے چلو
 درِ رسولؐ خدا رحمتوں کا مخزن ہے
 خدا کی رحمتیں پانے چلو مدینے چلو
 ہے فرض حج کے مہینے میں حج کا کر لینا
 وفاق کی شمع جلائے چلو مدینے چلو
 یہ کہہ رہی ہے مری تشنگی دید مینک
 نظر کی پیاس بجھانے چلو مدینے چلو

नबी को हाल सुनाने चलो मदीने चलो ॥
नसीब अपने बनाने चलो मदीने चलो ॥

घटाएं अम्नों मोहब्बत की दे रही हैं सदा ।
सुकूने ज़िन्दगी पाने चलो मदीने चलो ॥

तबीब कोई भी देखा नहीं मोहम्मद सा ।
जिगर के ज़ख्म दिखाने चलो मदीने चलो ॥

बलाएं उन के वसीले से खत्म होती हैं ।
दुआ को हाथ उठाने चलो मदीने चलो ॥

दरे रसुले-खुदा रहमतों का मखज़न है ।
खुदा की रहमतें पाने चलो मदीने चलो ॥

है फ़र्ज़ हज़ के महीने मे हज़ का कर लेना ।
वफ़ा की शम्मा जलाने चलो, मदीने चलो ॥

यह कह रही है मेरी तशनगीएदीद "मयंक" ।
नज़र की प्यास बुझाने चलो मदीने चलो ॥

یا نبی دامن تہہارا مل گیا
 مدعا ہم کو ہمارا مل گیا
 امدد یا مصطفیٰ جس نے کہا
 اُس کو طوفان میں کنارہ مل گیا
 حشر میں عشقِ محمدؐ کے طفیل
 اپنی بخشش کا سہارا مل گیا
 آنکھ لگے ہی نبیؐ کی یاد میں
 سبز گنبد کا نظارا مل گیا
 فیض ہے یہ مدحتِ سرکار کا
 مجھ کو رحمت کا اشارا مل گیا
 ورد جس کا باعثِ تسکین ہے
 نام وہ ہونٹوں کو پیارا مل گیا
 معجزہ ہے ذکرِ احمدؑ کا مینک
 ایک بیچارے کو چارا مل گیا

या नबी दामन तुम्हारा मिल गया ॥
मुददुआ हम को हमारा मिल गया ॥

अलमदद या मुस्तफ़ा जिस ने कहा ।
उस को तूफ़ां में किनारा मिल गया ॥

हज़र में इश्क़े मोहम्मद के तुफ़ैल ।
अपनी बख़्शाश का सहारा मिल गया ॥

आंख लगते ही नबी की याद में ।
सब्ज़ गुंबद का नज़ारा मिल गया ॥

फ़ैज़ है यह मिदहते सरकार का ।
मुझ को रहेमत का इशारा मिल गया ॥

विर्द जिस का बाइसे - तस्कीन है, ।
नाम वह होंटों को प्यारा मिल गया ॥

मोज़ेज़ा है ज़िक़े अहमद का "मयंक" ।
एक बेचारे को चारा मिल गया ॥

یا نبیؐ اتنا کرم فرمائیے
 ایک دن طلبہ مجھے بلوایئے
 آپ کی امت پریشاں حال ہے
 لیتے امداد کو آ جائیے
 آپ سب کا ہی بناتے ہیں نصیب
 اس گدا پر بھی کرم فرمائیے
 چار سو نفرت کے بادل پھائے ہیں
 آپ رحمت کی گھٹا برسائیے
 گلشنِ اسلام کو پھر سے نبیؐ
 حق کی خوشبو سے ذرا ہکا پیٹے
 ناخلائے کشتیِ امت میں آپ
 دستگیری آپ ہی فرمائیے
 مگر ہی کی زد میں آقا ہے مینک
 راستہ سیدھا اسے دکھلائیے

या नबी इतना करम फ़रमाईये ॥
 एक दिन तैबा मुझे बुलवाईये ॥

आप की उम्मत परेशां हाल है ।
 आईये, इमदाद को आजाईये ॥

आप सब का ही बनाते हैं नसीब ।
 इस गदा पर भी करम फ़रमाईये ॥

चार सू नफ़रत के बादल छाए हैं ।
 आप रहेमत की घटा बरसाईये ॥

गुलशने इसलाम को फिर से नबी ।
 हक़ की खुशबू से ज़रा महकाईये ॥

नाखुदाए कश्तये उम्मत है आप ।
 दस्तगीरी आप ही फ़रमाईये ॥

गुमरही की ज़द में आक्रा है "मयंक" ।
 रास्ता सीधा इसे दिखलाईये ॥

ذرا پیارے نبیؐ کو یاد کر لو
 مدینے کی گلی کو یاد کر لو
 منورِ حق کی راہیں جس نے کوئیں
 ذرا اُس روشنیؐ کو یاد کر لو
 فرشتے بھی ہیں جس کے درِ کعبہِ خاتم
 ذرا اُس آدمیؐ کو یاد کر لو
 سخاوتِ کربلا کی جاننے کو
 عطائے حیدریؐ کو یاد کر لو
 ہیں آمادہ ستم پر اہلِ باطل
 حسین ابنِ علیؑ کو یاد کر لو
 ہے ہر ذرہ جہاں کا ماہِ تاباں
 دیارِ سیدیؐ کو یاد کر لو
 وہ جس نے روشنی بخشا ہے تم کو
 مینک اُس جاندنی کو یاد کر لو

ज़रा प्यारे नबी को याद कर लो ॥
मदीने की गली को याद कर लो ॥

मुनव्वर हक़ की राहें जिस ने कर दीं ।
ज़रा उस रौशनी को याद कर लो ॥

फ़रिश्ते भी हैं जिसके दर के खादिम ।
ज़रा उस आदमी को याद कर लो ॥

सखावत करबला की जानने को ।
अताए हैदरी को याद कर लो ॥

हैं आमादा, सितम पर अहले बातिल ।
हुसैन इब्ने अली को याद कर लो ॥

है हर ज़र्रा जहां का माहे ताबां ।
दयारे सय्यदी को याद कर लो ॥

वह जिसने रोशनी बख़्शी है तुमको ।
“मयंक” उस चांदनी को याद कर लो ॥

سرورِ دو جہاں یا نبیؐ
 دُور کیجئے مری بے کلی
 زلفِ حضرت ذرا جو کھلی
 رحمتوں کی گھٹا چھا گئی
 ہوں گناہوں سے میں شرمسار
 بخش دیجئے خطائیں سبھی
 شانِ والے جیبِ خدا
 ہو ادھر بھی نظرِ آپ کی
 آپ نورِ علیؑ نورِ ہیں
 آپِ اسلام کی روشنی
 لب پہ آتے ہی نامِ آپ کا
 ہر بلا میرے سر سے طلی
 سر کے بل جاؤں طلبہ نگر
 اے مینک اب دعا ہے یہی

सरवरे दो जहां या नबी ॥

दूर कीजे मेरी बेकली ॥

जुल्फ़े हजरत ज़रा जो खुली ।

रहेमतों की घटा छा गई ॥

हूं गुनाहों से मैं शर्मसार ।

बरख़्शा दीजे खताएं सभी ॥

शान वाले हबीबे खुदा ।

हो इधर भी नज़र आपकी ॥

आप नूरे अला नूर हैं ।

आप इस्लाम की रोशनी ॥

लब पे आते ही नाम आपका ।

हर बला मेरे सर से टली ॥

सर के बल जाऊं तैबा नगर ।

औ 'मयंक' अब दुआ है यही ॥

ہم سے پوچھو ہم بتائیں گے کہ کیا ہیں مُصطفیٰ
 نورِ بزمِ دو جہاں شمسِ افضل ہیں مُصطفیٰ
 کلمہ پڑھتے ہی گنہگاروں کی قسمت جاگ اٹھی
 رحمتِ بے مثل ہیں رَبِّ کی عطا ہیں مُصطفیٰ

مرحبا یہ شان اور یہ مرتبہ صد مرحبا
 دین کے سلطان شاہِ انبیاء ہیں مُصطفیٰ

بوہل کی مٹھی کے ہر ایک ٹکڑے نے کہا
 رہنمائے حق رسولِ کبریا ہیں؟ مُصطفیٰ

وجہِ تخلیقِ دو عالم آپ کی ذاتِ عظیم
 آپ ہی تو پیکرِ نورِ خدا ہیں مُصطفیٰ

نام لیتے ہی جو مشکل تھی وہ آساں ہو گئی
 اب مجھے بھی ہے یقین مشکل کُشا ہیں مُصطفیٰ

مدحت و عظمت سبھی ہیں ختمِ احمد پر مینک
 موجدِ دینِ میں صلّ علیہ ہیں مُصطفیٰ

हम से पूछो हम बताएंगे के क्या हैं मुस्तफ़ा ॥
नूरे बज़्मे दो जहां शमसुज़्जोहा हैं मुस्तफ़ा ॥

कलमा पढ़ते ही गुनहगारों की क्रिस्मत जाग उठी ।
रहमते बेमिस्ल हैं, रब की अता हैं मुस्तफ़ा ॥

मरहबा यह शान और यह मरतबा सद मरहबा ।
दीन के सुलतान शाहे अम्बिया हैं मुस्तफ़ा ॥

बू जहल की मुट्टी के हर एक कंकर ने कहा ।
रहनुमाए हक़ रसूले किबरिया हैं मुस्तफ़ा ॥

वजहे तख़लीके दो आलम आप की ज़ाते अज़ीम ।
आप ही तो पैकरे नूरे खुदा हैं मुस्तफ़ा ॥

नाम लेते ही जो मुशकिल थी वह आसां हो गई ।
अब मुझे भी है यक़ीं मुशकिलकुशा हैं मुस्तफ़ा ॥

मिदहतो उज़मत सभी हैं ख़त्म अहमद पर “मयंक” ।
मौजिदे दीने मुबीं सल्ले अला हैं मुस्तफ़ा ॥

میرادل اور میری جان مدینے وائے
 ”آپ کے نام پہ قسربان مدینے وائے“
 جس سے تم راضی ہو اُس سے ہر خدا بھی راضی
 ہے یہی میرا بھی ایساں مدینے وائے
 ڈوب جائے نہ کہیں کشتی اُمید مری
 تیز ہے وقت کا طوفان مدینے وائے
 مجھڑہ اس سے بڑا اور کوئی کیا ہو گا
 ”تم پہ نازل ہوا قسربان مدینے وائے“
 اپنی حالت پہ مہربان خدا کو سمجھوں
 تم جو ہو جاؤ مہربان مدینے وائے
 آپ کا نورِ حسیں چاند ستاروں میں ہے
 کس زباں سے ہو بیاں شان مدینے وائے
 جیتے جی روضہ پہ حاضر ہو بس اک بار منیک
 اس کے دل میں ہے یہ ارمان مدینے وائے

मेरा दिल और मेरी जान मदीने वाले ॥

आप के नाम पे कुरबान मदीने वाले ॥

जिस से तुम राज़ी हो उस से खुदा भी राज़ी ।

है यही मेरा भी ईमान मदीने वाले ॥

डूब जाए न कहीं कश्तये उम्मीद मेरी ।

तेज़ है वक्त का तुफ़ान मदीने वाले ॥

मोज़ेज़ा इस से बड़ा और कोई क्या होगा ।

तुम पे नाज़िल हुवा कुरआन मदीने वाले ॥

अपनी हालत पे मेहरबान खुदा को समझूँ ।

तुम जो हो जाओ मेहरबान मदीने वाले ॥

आप का नूरे हसीं चांद सितारों में है ।

किस जुबा से हो बयां शान मदीने वाले ॥

जीतेजी रौज़े पे हाज़िर हो बस इक बार “मयंक” ।

उस के दिल में है यह अरमान मदीने वाले ॥

دل و روح تسکین پانے لگے ہیں
 محبت مجھے یاد آنے لگے ہیں

ہے نسبت مدینے کے گلشن سے جنکو
 مجھ بس وہ موسم سہانے لگے ہیں
 ریحِ مُصْطَفَا کے مقدّس اُجالے
 نگاہوں سے دل میں سمانے لگے ہیں

یہ ہیں برکتیں ایک نامِ نبیؐ کی
 غمِ دونوں عالم ٹھکانے لگے ہیں
 خدا کا کرم ہے کہ آفتا کے در پر
 تصور میں ہسم آنے جانے لگے ہیں

نگاہِ کرم لے جیبِ دو عالم
 کہ دشمن ہمیں پھر ستانے لگے ہیں

میناکِ عشقِ احمد کے صدقے میں اب ہم
 زمانے کو دل سے جھلانے لگے ہیں

दिलो-रूह तस्कीन पाने लगे हैं ॥
मोहम्मद मुझे याद आने लगे हैं ॥

है निस्बत मदीने के गुलशान से जिनको ।
मुझे बस वह मौसम सुहाने लगे हैं ॥

रूखे मुस्ताफ़ा के मुक़द्दस उजाले ।
निगाहों से दिल में समाने लगे हैं ॥

यह हैं बरकतें एक नामे नबी की ।
ग़मे दोनों आलम ठिकाने लगे हैं ॥

खुदा का करम है के आका के दर पर ।
तसव्वुर में हम आने जाने लगे हैं ॥

निगाहे करम औ हबीबे दो आलम ।
के दुशमन हमें फिर सताने लगे हैं ॥

“मयंक” इश्क़े अहमद के सदक़े में अब हम ।
ज़माने को दिल से भुलाने लगे हैं ॥

بدعتوں کا یہ ظالم اندھیرا، رات دن ہاتھ ملتا رہے گا
 دل چراغِ حبیبِ خدا ہے حشر تک یونہی جلتا رہے گا
 دیکھ لے نورِ تو مصطفیٰ کا اس سے بڑھ کر نہیں کوئی جلوہ
 عقلوں کے اندھیرے میں ناداں کب تک آنکھ ملتا رہے گا
 عشقِ احمد ہے زندہ حقیقت، اس حقیقت کو دل میں بسالے
 دیکھ دیناے فانی میں کھو کر کب تک خود کو چھلتا رہے گا
 ایک نامِ نبی سے دو عالم فیض پاتے رہیں گے اے ہمد
 جب تک شمس اگتا رہے گا جب تک چاند ڈھلتا رہے گا
 سچے دل سے خدا کے اے بندو، تھام لو دامنِ مصطفیٰ کو
 اس کے ادنیٰ اشارے پہ سچ ہے تیز طوفان بھی ٹپکتا رہے گا
 جان میں جان باقی ہے جب تک جامِ کوثر کی حسرت میں ہمد
 دل میں عشقِ رسولِ مکرم موج بن کر اچلتا رہے گا
 لے مینک اپنے آقا کے در پر دیکھ لے تو ذرا سر جھکا کر
 آرزو میں تری پوری ہوں گی اور دل بھی بہلتا رہے گا

बिदअतों का यह ज़ालिम अंधेरा, रातदिन हाथ मलता रहेगा ॥
दिल चिरागो हबीबे खुदा है, हथ्र तक यूंही जलता रहेगा ॥

देख ले नूर तू मुस्तफ़ा का, इस से बढ़ कर नहीं कोई जलवा ।
ग़फ़लतों के अंधेरे में नादां, कब तलक आंख मलता रहेगा ॥

इश्के अहमद है ज़िंदा हक़ीक़त, इस हक़ीक़त को दिल में बसाले ।
देख दुनियाए फ़ानी में खोंकर कब तलक खुद को छलता रहेगा ॥

एक नामे नबी से दो आलम, फ़ैज़ पाते रहेंगे ऐ हमदम ।
जब तलक शम्स उगता रहेगा, जब तलक चांद ढलता रहेगा ॥

सच्चे दिल से खुदा के औ बंदो, थाम लो दामने मुस्तफ़ा को ।
उस के अदना इशारे पे, सच है, तेज़ तूफ़ां भी टलता रहेगा ॥

जान में जान बाक़ी है जब तक जामे-क्रौसर की हसरत में हमदम ।
दिल में इश्के रसुले मुकररम, मौज बन कर मचलता रहेगा ॥

औ 'मसंक' अपने आक्रा के दर पर देख ले तू ज़रा सर झुका कर ।
आरज़ुएं तेरी पूरी होंगी और दिल भी बहलता रहेगा ॥

ادھر جی کر دو نگاہِ رحمت کا ایک اشارہ مدینہ
 بچا لو مجھ کو ہے گردنوں میں مرا ستارا شہِ مدینہ
 رہا ہے مجوروں بچکوں پر کرم تہسارا شہِ مدینہ

عطا ہو غوثِ الورا کا صدقہ علیٰ مشکلِ مُنشا کا صدقہ
 عطا ہو بیس کو یا محمد جنابِ بی فاطمہ کا صدقہ
 مجھے ستائے غم جہاں کا یہ بہتا دھارا شہِ مدینہ

جنابِ اصغر کا واسطہ ہے جنابِ اکبر کا واسطہ ہی
 جنابِ شبیر کا تصدق جنابِ شبر کا واسطہ ہی
 سہارا اپنا سمجھ کے میں نے نہیں پکارا شہِ مدینہ

ہوا مخالف ہے موجِ برہم کی میری نظروں سے دورِ ساحل
 پھنسی ہے غم کے بھنور میں مٹتی نہ ڈوب جائے یہ کشتیِ دل
 نہیں ہے آقا مینک کا اب کوئی سہارا شہِ مدینہ

इधर भी कर दो निगाहे रहमत का एक इशारा, शहे मदीना ॥
 बचालो मुझ को है गरदिशों में मेरा सितारा, शहे मदीना ॥
 रहा है मजबूरों बेकसों पर करम तुम्हारा, शहे मदीना ॥

अता हो गौसुलवरा का सदक़ा, अलीयेमुशकिलकुशा का सदक़ा ॥
 अता हो बेकस को या मोहम्मद जनाब बी फ़ातमा का सदक़ा ॥
 मुझे सताए ग़मे जहां का यह बहता धारा, शहे मदीना ॥

जनाबे असगर का वास्ता है, जनाबे अकबर का वास्ता है ॥
 जनाबे शब्बीर का तसददुक़ जनाबे शब्बर का वास्ता है ॥
 सहारा अपना समझ के मैंने तुम्हें पुकारा, शहे मदीना ॥

हवा मुख़ालिफ़ है मौजे बरहम, है मेरी नज़रों से दूर साहिल ॥
 फ़ंसी है ग़म के भंवर में कशती; न डूब जाए यह कशतीए दिल ॥
 नहीं है आका "मयंक" का अब कोई सहारा, शहे मदीना ॥

یا مُحَمَّدٌ مُصْطَفَا طَيْبَةً هِمِّنْ بِلِوَايِنِ
 ہم غریبوں پر بھی اب چشمِ کرم فرمائیے
 آپ کی اُمت پریشاں حال ہے اس دُور میں
 آئیے امداد کو بہرِ خدا آ جائیے
 اپنے ہر ایک کی بگڑھی بنائی ہے حضور
 میری جانب بھی ذرا چشمِ کرم فرمائیے
 آپ تو رحمت ہی رحمت ہیں دو عالم کیلئے
 دھوپِ غم کی تیز بے بن کو گھٹا چھائیے
 ہوش کہتا ہے کہ اُن کی یاد میں گزرے جیتا
 اور جنوں کہتا ہے خاکِ طیبہ ہی ہو جائیے
 ہے تقاضا تازگی گلشنِ ایماں کا یہ
 روح کو ذکرِ رسولِ پاک سے گرمائیے
 در پہ آتے ہیں فرشتے بھی سلامی کیلئے
 اس مینکت کو بھی مدینے کی گلی دکھلائیے

या मोहम्मद मुस्तफ़ा तैबा हमें बुलवाईये ॥
हम गरीबों पर भी अब चश्मे करम फ़रमाईये ॥

आप की उम्मत परेशां हाल है इस दौर में ।
आईये इमदाद को बहरे खुदा आजाईये ॥

आप ने हर एक की बिगड़ी बनाई है हुज़ूर ।
मेरी जानिब भी ज़रा चश्मे करम फ़रमाईये ॥

आप तो रहेमत ही रहेमत हैं दो आलम के लिये ।
धूप ग़म की तेज़ है बन कर घटा छा जाईये ॥

होश कहता है कि उन की याद में गुज़रे ह्यात ।
और जूनूं कहता है खाके तयबा हो जाईये ॥

है तक्राजा ताज़गीए गुलशने इमां का यह ।
रूह को ज़िक्रे रसूले पाक से गरमाईये ॥

दर पे आते हैं फ़रिशते भी सलामी के लिए ।
इस "मयंक" को भी मदीने की गली दिखलाईये ॥

بھول بسرمت جانا موہے بھول بسرمت جانا
کسلی والے بھول بسرمت جانا طیبہ والے

تم نے ہی اسلام کا دیک جگ میں دیا جلائے
بھولے بھٹکے لوگوں کو تم راہ دیو دکھلائے
میں بھی جگ کا ٹھکرایا ہوں مجھ کو انگ لگالے
کسلی والے بھول بسرمت جانا طیبہ والے

عبداللہ نے بعدِ مُردنِ دل کی مُراد ہے پائی
امتہ نبی کے گھر آئیں حوریں سینے بدھائی
چاند ستارے، سورج دھرتی، سبھی بھئے متوالے
کسلی والے بھول بسرمت جانا طیبہ والے

جج، روزہ، قسران پہ جو بھی کرتے ہیں دشو اس
پانچ نمازیں جو پڑھتے ہیں نبی بلاتے پاس
نبی خدا کے پیارے بندے دُنیا کے رکھوالے
کسلی والے بھول بسرمت جانا طیبہ والے

भूल बिसर मत जाना, मोहे भूल बिसर मत जाना ॥
कमली वाले भूल बिसर मत जाना, तैबा वाले ॥

तुम ने ही इसलाम, का दीपक जग में दिया जलाए ।
भूले भटके लोगों को तुम राह दियो दिखलाए ।
मैं भी जग का ठुकराया हूँ मुझ को अंग लगाले ।
कमली वाले भूल बिसर मत जाना, तैबा वाले ॥

अब्दुल्ला ने बादे मुरदन दिल की मुराद है पाई ।
आमेना बीबी के घर आई हूरें देने बधाई ।
चांद सितारे, सूरज धरती, सभी भए मतवाले ।
कमली वाले भूल बिसर मत जाना, तैबा वाले ॥

हज़, रोज़ा, कुरआन पे जो भी करते हैं विश्वास ।
पांच नमाज़ें जो पढते हैं नबी बुलाते पास ।
नबी खुदा के प्यारे बंदे, दुनिया के रखवाले ।
कमली वाले भूल बिसर मत जाना, तैबा वाले ॥

تیرا کرم جب ہوا تو آقا کمنکر ہو گئے موتی
 کاشش نظر ہم پر بھی آقا اک دن تیسری ہوتی
 کالی کسلی کے سائے میں مجھ کو آج پھیلے
 کسلی والے بھول بسر مت جانا طیبہ والے
 تیرے نور سے ہی روشن ہیں سُوج چاند ستارے
 تیری چاہت میں پھرتے ہیں یہ سب سانچہ سکارے
 تجھ سے ہی سب روشن ہیں یہ دُنیا کے اُجالے
 کسلی والے بھول بسر مت جانا طیبہ والے
 کاشش نبیؐ بلوالیں مجھ کو اور مدینے جاؤں
 راہ کٹھن ہے حق کی میرے پاؤں پڑے ہیں پھالے
 چوم کے چوکھٹ میں بھی مینکج اپنی قسمت چمکاؤں
 کسلی والے بھول بسر مت جانا طیبہ والے

तेरा करम जब हुआ तो आका कंकर हो गए मोती ।
 काश नज़र हम पर भी आका एक दिन तेरी होती ।
 काली कमली के साए में मुझ को आज छुपाले ।
 कमली वाले भूल बिसर मत जाना तैबा वाले ॥

तेरे नूर से ही रौशन हैं सूरज, चांद, सितारे ।
 तेरी चाहत में फिरते हैं यह सब सांझ सखारे ।
 तुझ से ही सब रौशन हैं यह दुनिया के उज्रयाले ।
 कमली वाले भूल बिसर मत जाना, तैबा वाले ॥

काश नबी बुलवाले मुझ को और मदीने जाऊं ।
 चूम के चौखट मैं भी "मयंक" अपनी किसमत चमकाऊं ।
 राह कठिन है हक़ की मेरे पांव पड़े हैं छाले ।
 कमली वाले भूल बिसर मत जाना, तैबा वाले ॥

یا محمد مصطفیٰ لے لو سلام
 یا شہ ہر دوسرا لے لو سلام
 وجہ تخلیق زمین و آسمان
 تاجدارِ انبیاء لے لو سلام
 ہم غریبوں کو سہارا آپ کا
 آپ ہیں خیرالوری لے لو سلام
 آپ ہی کا نور ہے چاروں طرف
 آپ ہیں نور الہدیٰ لے لو سلام
 یا محمد مصطفیٰ صلِّ علی
 نام لب پر آپ کا لے لو سلام
 ہے خدا تک بھی رسائی آپ کی
 میرے محبوبِ خدا لے لو سلام
 عرض کرتا ہے ہمارا یہ مینک
 شافعِ روزِ جزا لے لو سلام

या मोहम्मद मुस्तफ़ा ले लो सलाम ॥

या शहे हरदोसरा ले लो सलाम ॥

वजहे तखलीके ज़मीनों आसमां ।

ताजदारे अम्बिया ले लो सलाम ॥

हम ग़रीबों को सहारा आपका ।

आप हैं ख़ैरूलवरा ले लो सलाम ॥

आप ही का नूर है चारों तरफ़ ।

आप हैं नूरुल हुदा ले लो सलाम ॥

या मोहम्मद मुस्तफ़ा सल्ले अला ।

नाम लब पर आप का ले लो सलाम ॥

है खुदा तक भी रसाई आपकी ।

मेरे महबूबे खुदा ले लो सलाम ॥

अर्ज़ करता है तुम्हारा यह “मयंक” ।

शाफ़ए रोज़े जज़ा ले लो सलाम ॥

عمگنارِ جہاں حبیبِ خدا، غم کے مارے سلام کرتے ہیں
 پیش اشکِ اُم کے نذرانے ہم بصدِ احترام کرتے ہیں
 بنِ تمہارے کہاں گزارا ہے، اک تمہارا ہی تو سہارا ہے
 زندگی ہے تمہیں سے وابستہ وہ تمہارے ہی نام کہتے ہیں
 نقشِ پا آپ کا مہِ تاباں، آپ کی ذاتِ فخر کون و مکان
 فرشِ تاعرش سارے نظارے آپ کا احترام کرتے ہیں
 آمنہ کے تہیں دلارے ہو، اور اللہ کے بھی پیارے ہو
 اہلِ ایماں تمہاری عظمت کے تذکرے صبح و شام کرتے ہیں
 تم ہی باطن ہو تم ہی ظاہر ہو، تم ہی اول ہو تم ہی آخر ہو
 رات دن صبح و شام شمس و قمر سب کے سب احترام کرتے ہیں
 سوزِ غم سے دماغ جلتا ہے، آنکھ روتی ہے دل چلتا ہے
 آپ سے دُور رہ کے عمر بسر اس طرح ہم غلام کرتے ہیں
 علی مرتضیٰ کے صدقے میں، سیدہ فاطمہ کے صدقے میں
 پھولِ دل کی عقیدتوں کے مینک پیشِ خیرِ الانام کرتے ہیں

ग़मगुसारे जहां हबीबे खुदा, ग़म के मारे सलाम करते हैं ॥
पेश अशके अलम के नज़राने, हम बसद एहतेराम करते हैं ॥

बिन तुम्हारे कहां गुज़ारा है, एक तुम्हारा ही तो सहारा है ।
ज़िन्दगी है तुम्ही से वाबस्ता, वह तुम्हारे ही नाम करते हैं ॥

नक्शे-पा आप का महेताबां आप की ज़ात फखरे कौनो मकां, ।
फ़र्श ता अर्श सारे नज़्ज़ारे, आप का एहतेराम करते हैं ॥

आमेना के तुम्हीं दुलारे हो और अल्लाह के भी प्यारे हो ।
अहले ईमां, तुम्हारी अज़मत के, तज़करे सुबह शाम करते हैं ॥

तुम ही बातिन हो, तुम ही ज़ाहीर हो, तुम ही अव्वल हो तुम ही अखिर हो।
रातदिन सुबह शाम शम्सो क़मर, सब के सब एहतेराम करते हैं ॥

सोज़ेग़म से दिमाग़ जलता है, आंख रोती है दिल मचलता है ।
आप से दूर रह के उम्र बसर इस तरह हम गुलाम करते हैं ॥

अलीयेमुरतुज़ा के सदक़े में सैय्यदा फ़ातमा के सदक़े में ।
फूल दिल की अक़ीदतों के “मयंक” पेशे खैरूल अनाम करते हैं ॥

ذہن نقاد میں شمعِ حیرت جلی
 دیر تک بات اہلِ حرم میں جلی
 جب اک ہندو نے لکھا بہ خطِ علی
 میرے مولا علی، میرے مولا علی

مرجا مرجا شانِ شیرِ خدا
 اہلِ مشکل کے حق میں ہیں مشکلِ کھانا
 لب پہ نام آتے ہی ہر مصیبتِ علی
 میرے مولا علی، میرے مولا علی

آسمانِ سخاوت کے ماہِ مبین
 آپ کا جلوہ ہے جلوۂ بزمِ دین
 باغِ جنت سے بہتر بخف کی گلی
 میرے مولا علی، میرے مولا علی

تم نے ظلمات کا چاکِ دامن کیا
 اور اسلام کا نام روشن کیا
 بن گئی بھولِ وحدت کی ہر اک کلی
 میرے مولا علی، میرے مولا علی

जहने नक्काद में शम्मे हैरत जली ।
 देर तक बात अहले हरम में चली ।
 जब एक हिन्दु ने लिखा ब ख्रते जली ॥

मेरे मौला अली, मेरे मौला अली ।

मरहबा मरहबा शाने शीरे खुदा, ।
 अहले मुशकिल के हक़ में हैं मुशकिलकुशा ।
 लब पे नाम आते हीं हर मुसीबत टली ॥

मेरे मौला अली, मेरे मौला अली ।

आसमाने सखावत के माहे मुबा ।
 आप का जलवा है जलवाए बज़्मे दीं, ।
 बाग़े जन्नत से बेहतर नज़्म की गली ।

मेरे मौला अली, मेरे मौला अली ।

तुमने जुलमात का चाक दामन किया ।
 और इसलाम का नाम रौशन किया ।
 बन गई फूल वहदत की हर एक कली ॥

मेरे मौला अली, मेरे मौला अली ।

آپ نے خود تو فاقوں پہ فاقے کئے
 ہاں مگر دوسروں کے شکم بھر دئے
 آپ کے در سے رسم سخاوت چلی
 میرے مولا علی، میرے مولا علی

اللہ اللہ رعب و جلال آپ کا
 بابِ خیر نے قدموں میں گھر گھر کہا
 الاماں الاماں اے خدا کے ولی
 میرے مولا علی، میرے مولا علی

زہد و تقویٰ میں اونچا مقام آپ کا
 بادشاہِ زمانہ غلام آپ کا
 کاش ہوتا مینک آپ کا اردلی
 میرے مولا علی، میرے مولا علی

आपने खुद तो फ़ाक़ो पे फ़ाक़े किये ॥
 हां मगर दूसरों के शिकम भर दिये ।
 आप के दर से रस्मे सखावत चली ॥

मेरे मौलाना अली, मेरे मौला अली ।

अल्ला अल्ला रोअब व जलाल आप का ।
 बाबे ख़ैबर ने क़दमों में गिर कर कहा ।
 अल्लामा अल्लामा औ खुदा के वली ॥

मेरे मौला अली, मेरे मौला अली ।

जोहदो - तक़वा में ऊंचा मुक़ाम आपका ।
 बादशाहे ज़माना गुलाम आप का ।
 काश होता "मयंक" आप का अरदली ॥

मेरे मौला अली, मेरे मौला अली ।

ہم حسینیٰ برہمن ہیں ہم کو اُس کا گیان ہے
حق کی خاطر جان دینے میں وفا کی شان ہے

یہ دُعا ہے حضرت شبیر کا احسان ہے
ابلیٰ کو فہمٹ گئے ہندی ہیں ہندستان ہے

اصغر معصوم کے ہونٹوں پہ جو مُسکان ہے
غور سے دیکھو حسینیٰ جیت کا اعلان ہے

بھینٹ چڑھ جلتے جو بھائی پیاسا رہ کر بھائی پر
ایسے پیاسے کیلئے گل گنگا جل قربان ہے

یا علی کہہ کر اڑا دینا چتا کی راکھ کو
کر بلا تک یہ پہنچ جائے مرا ارمان ہے

میرے ہر دے میں بے یس فاطمہ زہرا کے لال
اس سے بہتر بھی جہاں میں کوئی پاک استھان ہے

میں ایک ادنیٰ شاعر آلِ نبی ہوں لے میتاں
شاعری کیا ہے مری شبیر کا دردان ہے

हम हुसैनी बरहमन हैं हम को इस का ज्ञान है ॥
हक़ की खातिर जान देने में वफ़ा की शान है ॥

यह दुआयें हज़रते शब्बीर का एहसान है ।
अहले कूफ़ा मिट गए हिन्दी हैं हिन्दुस्तान है ॥

असग़रे मासूम के होंटों पे जो मुस्कान है ।'
ग़ौर से देखो हुसैनी जीत का ऐलान है ॥

भेंट चढ़ जाए जो भाई प्यासा रहकर भाई पर ।
औसे प्यासे के लिए कुल गंगाजल कुरबान है ॥

या अली कह कर उड़ा देना चिता की राख को ।
करबला तक यह पहुंच जाए मेरा अरमान है ॥

मेरे हृदय में बसे हैं फ़ातमा ज़ोहरा के लाल ।
इस से बेहतर भी जहां मे कोई पाक स्थान है ॥

मैं इक अदना शायरे आले नबी हूं ऐ "मंयक" ।
शायरी क्या है मेरी शब्बीर का वरदान है ॥

لاج تک روتی ہے تیرے غم میں ہر محفل حسینؑ
 اس میں کوئی شک نہیں تو ہے جہاں کا دل حسینؑ
 بادشاہت آپ کی ٹھوکر میں تھی ہر دم مگر
 جاہ و حشمت کی طرف ہرگز نہ تھے نابل حسینؑ
 دل کے ٹکڑے راہِ حق میں پیش کر کے ہو گئے
 کاروانِ صبر و استقلال کی منزل حسینؑ
 آسمان بھی کانپ اٹھا شوقِ شہادت دیکھ کر
 رن میں جب لے کر بہتریا کو ہوئے شامل حسینؑ
 اُمتِ احمد کی خاطر کربلا کی دھوپ میں
 دے کے اکل ہو گئے قربانی کا مل حسینؑ
 یہ حقیقت ہے کہ تیری ناخبرائی کے طفیل
 مل گیا ہے کشتیِ اسلام کو ساحل حسینؑ
 آپ کا جب ذکر سنتا ہے کسی سے یہ مینک
 آپ کی جانب کھنچا جاتا ہے اس کا دل حسینؑ

आज तक रोती है तेरे गम में हर महफिल हुसैन ॥
इस में कोई शक नहीं तू है जहां का दिल हुसैन ॥

बादशाहत आप की ठोकर में थी हर दम मगर ।
जाहवो-हशमत की तरफ़ हरगिज़ न थे माएल हुसैन ॥

दिल के टुकड़े राहे हक़ मे पेश करके हो गए ।
कारवाने सब्रो इस्तक़लाल की मंज़िल हुसैन ॥

आसमां भी कांप उठा शौक़े-शहादत देख कर ।
रन में जब लेकर बहतर को हुए शामिल हुसैन ॥

उम्मते अहमद की खातिर करबला की धूप में ।
दे के अकमल हो गए कुरबानिए कामिल हुसैन ॥

यह हक़ीक़त है के तेरी नाखुदाई के तुफ़ैल ।
मिल गया है कशतीए इसलाम को साहिल हुसैन ॥

आप का जब ज़िक्र सुनता है किसी से यह “मयंक” ।
आप की जानिब खिंचा जाता है उस का दिल हुसैन ॥

غمِ جب سے اپنے دل میں بسایا حسینؑ کا
تو اشکوں میں حوصلہ پایا حسینؑ کا

آنکھوں سے آنسوؤں نے نکل کر کیا سلام
ہونٹوں پہ نام جب بھی آیا حسینؑ کا

چوما بھی گلا، کبھی منہ میں زبان دی
نانا نے یوں بھی ناز اٹھایا حسینؑ کا

جنت کو تیری شیخِ مرا دور سے سلام
جلوہ مری نظر میں سمایا حسینؑ کا

اشکوں سے دھوتے ہیں مجھے عصیاں کے دماغ سب
غمِ دل کو اور بھی دے خُدا یا حسینؑ کا

آکاشِ لال ہو گیا دھرتی لرز اٹھی
جب ظالموں نے خون بہسایا حسینؑ کا

انسان کیا مینک در و بام رو پڑے
جب واقعہ کسی نے سنایا حسینؑ کا

गम जब से अपने दिल में बसाया हुसैन का ॥
तो मुशकिलों में हौसला पाया हुसैन का ॥

आंखों में आंसुओं ने निकल कर किया सलाम ।
होटों पे नाम जब कभी आया हुसैन का ॥

चूमा कभी गला कभी मुंह में जुबान दी ।
नाना ने वो भी नाज़ उठाया हुसैन का ॥

जन्नत को तेरी शेख मेरा दूर से सलाम ।
जलवा मेरी नज़र में समाया हुसैन का ।

अशकों से धोने हैं मुझे इसीयां के दाग़ सब ।
गम दिल को और भी दे खुदाया हुसैन का ॥

आकाश लाल हो गया, धरती लरज़ उठी ।
जब ज़ालिमों ने खून बहाया हुसैन का ॥

इनसान क्या “मयंक” दरोबाम रो पड़े ।
जब वाक्रिया किसी ने सुनाया हुसैन का ॥

ہو جائے کاش چشم عنایت حسینؑ کی
 دُنیا کو آج پھر ہے ضرورت حسینؑ کی
 سُرکٹ گیا جھکا نہیں ظالم کے سامنے
 دُنیا میں بے مثال ہے جرات حسینؑ کی
 دل کو اگر عظیم بنانا ہے آپ کو
 دل میں سدا بسائے عظمت حسینؑ کی
 پتائیوں کے واسطے قربان ہو گئے
 یکسے کوئی بھلائے شہادت حسینؑ کی
 رَن میں خُدا کے نام پہ سب کچھ لٹا دیا
 تاریخ میں لکھی ہے سخاوت حسینؑ کی
 چودہ سو سال بعد بھی بھولے نہیں ہیں ہم
 یہ دولت یقیں ہے بدولت حسینؑ کی
 آلِ رَسولؐ ہیں وہ مینک ان کی بات کیا
 دُنیا میں کم نہ ہوگی یہ عظمت حسینؑ کی

हो जाए काश चश्मे इनायत हुसैन की ॥
दुनिया को आज फिर है ज़रूरत हुसैन की ॥

सर कट गया झुका नहीं ज़ालिम के सामने ।
दुनिया में बेमिसाल है जुरअत हुसैन की ॥

दिल को अगर अज़ीम बनाना है आप को ।
दिल में सदा बसाईये अज़मत हुसैन की ॥

सच्चाईयों के वास्ते कुरबान हो गए ।
कैसे कोई भुलाए शहादत हुसैन की ॥

रन में खुदा के नाम पे सब कुछ लुटा दिया ।
तारीख में लिखी है सखावत हुसैन की ॥

चौदहसौ साल बाद भी भूले नहीं हैं हम ।
यह दौलते यक्री है बदौलत हुसैन की ॥

आले रसूल हैं वह “मयंक”, उन की बात क्या ।
दुनिया में कम न होगी यह अज़मत हुसैन की ॥

کوئی دیکھے یہ فرارِ غمِ شبیر کی بات
 تا فلک پہنچی مرے نالہ شبِ گم کی بات
 اڑ گئے ہوشِ لعینوں کے جب اے شبیر
 مریدان تھی یہ حیدری شمشیر کی بات
 ذکر سنتے ہیں تو بھرتے ہیں اشکِ آنکھوں میں
 کس زباں سے ہو بیاں غربتِ شبیر کی بات
 پی لیا جامِ شہادت جو کیا تھا وعدہ
 یوں رہ حق میں لای حضرتِ شبیر کی بات
 مسکراتی ہے کلی جب بھی کوئی گلشن میں
 یاد آئی ہے مجھے اصغر بے شیر کی بات
 جُڑنی کوچہ سرور سے ہے نیت جن کو
 وہ نہیں کرتے کبھی غلڈ کی جاگیر کی بات
 لاجِ اسلام کی سردے کے بھی رکھ لی ہر نیک
 بات والے تھے یہ تھی حضرتِ شبیر کی بات

कोई देखे यह फ़राज़े ग़में शब्बीर की बात ॥
ताफ़लक पहुंची मेरे नालाए शबगीर की बात ॥

उड़ गए होश लईनों के जब आए शब्बीर ।
सरें मैदान थी यह हैदरीए शमशीर की बात ॥

ज़िक्र सुनते हैं तो भर आते हैं अशक आंखों में ।
किस जुबा से हो बयां गुरबते शब्बीर की बात ॥

पी लिया जामे शहादत जो किया था वादा ।
यूं रहेहक में रही हज़रते शब्बीर की बात ॥

मुसकुराती है कली जब भी कोई गुलशन में ।
याद आती है मुझे असगरे बेशीर की बात ॥

मुजरई कुचाए सरवर से है निसबत जिन को ।
वह नहीं करते कभी खुल्द की जागीर की बात ॥

लाज इसलाम की सर दे के भी रख ली है "मयंक" ।
बात वाले थे यह थी हज़रते शब्बीर की बात ॥

عباس کے پرچم کو کوئی کاندھے پہ اگر دھر لیتا ہے
 حالات کو چکرا دیتا ہے طوفان سے ٹکڑ لیتا ہے
 مذہب رقت کی بات نہیں، سمان تو ہوتا ہے دل سے
 عباس کے نام سے ہندو بھی سراپنا خم کمر لیتا ہے
 عباس کے نام پہ لے جاؤ گنگا جنتا کا سارا جل
 پانی پیاسے کا صدقہ ہے کیا اس کا کوئی کمر لیتا ہے
 عباس کے نام گرامی سے شکتی بھی ملی بھگتی بھی ملی
 لینے والے سے دو چیزیں اتب کوئی برابر لیتا ہے
 سچ کی چاہت میں مٹ جانا عباس سے سیکھا ہی ہم نے
 سچائی کو جو اپناتا ہے وہ خود کو امر کمر لیتا ہے
 عباس جرمی کو دیکھا تو چھپ چھپ کے لعیں یہ کہنے لگو
 وہ دیکھو نہر پہ انگڑائی شہزادہ حیدر لیتا ہے
 عباس کے جو گون گاتا ہے جنت میں محل بنواتا ہے
 کیا اچھا تاجر ہے تو مینک اک شعر پہ اک گھر لیتا ہے

अब्बास के परचम को कोई कांधे पे अगर धर लेता है ॥
हालात को चकरा देता है तूफ़ान से टक्कर लेता है ॥

मज़हब मिल्लत की बात नहीं, सम्मान तो होता है दिल से ।
अब्बास के नाम से हिन्दु भी सर अपना खम कर लेता है ॥

अब्बास के नाम पे ले जाओ, गंगा जमना का सारा जल ।
पानी प्यासे का सदक़ा है, क्या उस का कोई कर लेता है ॥

अब्बास के नामेगिरामी से शक्ती भी मिली भक्ती भी मिली ।
लेने वाले से दो चीज़ें तब कोई बराबर लेता है ॥

सच की चाहत में मिट जाना अब्बास से सीखा है हम ने ।
सच्चाई को जो अपनाता है वह खुद को अमर कर लेता है ॥

अब्बास जरी को देखा तो छुप छुप के लई यह कहने लगे ।
वह देखो नहर पे अंगुडाई शहज़ादाए हैदर लेता है ॥

अब्बास के जो गुन गाता है जन्नत में महल बनवाता है ।
क्या अच्छा ताजिर है तू "मयंक" एक शेर पे एक घर लेता है ॥

لے حسینؑ ابنِ علیؑ تجھ کو سلام
 زندگی اسلام کی تجھ کو سلام
 تاقیامت فاطمہؑ زہرا کے لال
 یاد تیری آئے گی تجھ کو سلام
 تو نے ہی اسلام کو زندہ کیا
 حق پرستوں کے ولی تجھ کو سلام
 اُمتِ نانا کی خاطر کمر دیا
 راکبِ دوشِ نبیؑ تجھ کو سلام
 سرٹا کر کربلا کی جنگ میں
 کی حفاظت دین کی تجھ کو سلام
 مَرَجَا لے سجدہؑ ابنِ علیؑ
 کمر رہی ہے بندگی تجھ کو سلام
 تیرا مقصد مدحتِ آلِ نبیؑ
 لے مینک کی شاعری تجھ کو سلام

ऐ हुसैन, इब्ने अली तुझ को सलाम ॥
जिन्दगी इसलाम की, तुझ तो सलाम ॥

ता क़यामत फ़ातमा ज़ोहरा के लाल ।
याद तेरी आएगी, तुझ को सलाम ॥

तूने ही इसलाम को जिन्दा किया ।
हक़ परस्तों के वली, तुझ को सलाम ॥

उम्मते नाना की खातिर कर दिया ।
राकिबे दोशे नबी, तुझ को सलाम ।

सरकटा कर करबला की ज़ंग में ।
की हिफ़ाज़त दीन की, तुझ को सलाम ॥

मरहबा ऐ सजदाए इब्ने अली ।
कर रही है बन्दगी तुझ को सलाम ॥

तेरा मक़सद मिदहते आले नबी ।
ऐ "मयंक" की शाएरी, तुझ को सलाम ॥

دلوں پر نقش ہے عظمت ہمارے غوثِ اعظمؒ کی
 زمانے بھر میں ہے شہرت ہمارے غوثِ اعظمؒ کی
 جگہ جوں وہوس دُنیا کی ہرگز کیا نہیں سکتی
 ہمارے دل میں ہے حسرت ہمارے غوثِ اعظمؒ کی
 رسولِ پاکؐ کے پائے مبارکِ دوش؟ پر اُن کے
 یہ عظمت اور یہ شوکت ہمارے غوثِ اعظمؒ کی
 نہ کیوں کر ہو ہمیں حیرت دکھاتے ہیں کرامت وہ
 کیا کرتے تھے جو خدمت ہمارے غوثِ اعظمؒ کی
 ہمارے وہ ہیں ہم اُن کے ہمیں دوزخ کا کیا کھٹکا
 حقیقت یہ کہ ہے جنت ہمارے غوثِ اعظمؒ کی
 یہ دعویٰ ہے مینک اپنا کہ اپنے دل سے مرکز بھی
 نہ نکلے گی کبھی چاہت ہمارے غوثِ اعظمؒ کی

दिलों पर नक्श है अज़मत हमारे ग़ौसे आज़म की ॥
जमाने भर में है शोंहरत हमारे ग़ौसे आज़म की ॥

जगह हिरसोहवस दुनिया की हरगिज़ पा नहीं सकती ।
हमारे दिल में है हसरत हमारे ग़ौसे आज़म की ॥

रसूले पाक के पाए मुबारक दोश पर उन के ।
यह अज़मत और यह शौकत हमारे ग़ौसे आज़म की ॥

न क्यूं कर हो हमें हैरत दिखाते हैं करामत वह ।
किया करते हैं जो ख़िदमत हमारे ग़ौसे आज़म की ॥

हमारे वह हैं हम उन के हमें दोजख़ का क्या खटका ।
हकीकत यह के है जन्नत हमारे ग़ौसे आज़म की ॥

यह दावा है “मयंक” अपना के अपने दिल से मर कर भी ।
न निकलेगी कभी चाहत हमारे ग़ौसे आज़म की ॥

کرم کی ایک نظر ڈالو معین الدین اجمیری
مُصیبت کی گھڑی ٹالو معین الدین اجمیری

بھنور میں اب ہماری کشتی اُمید آتی ہے
ہمارے واسطے کافی تہاری ناخدائی ہے
ہزاروں کی سدا بگڑی ہوئی قسمت بنائی ہے
معین الدین حسنؒ اب ہم نے تم سے لوگائی ہے
ہمیں لکھ اپنا لو معین الدین اجمیریؒ

غم دُنیا سے حد درجہ پریشاں ہیں خبر لے لو
زمانے کے تغیر سے ہر سال ہیں خبر لے لو
اسیر گردش دُنیا یہ انساں ہیں خبر لے لو
جہاں میں گردشِ دوراں سے حیراں ہیں خبر لے لو
انہیں اب در پہ بلوا لو معین الدین اجمیریؒ

مینک اب ہے تمہارے فضل سے مشہور یا خواجہؒ
تمہارا جامِ الفت پنی ہے مسرور یا خواجہؒ
تمہاری یاد کے اس کے دل میں لوز یا خواجہؒ
بہ ظاہر ہے مگر یہ آستیاں سے دُور یا خواجہؒ
یہ دُوری اب بٹا ڈالو معین الدین اجمیریؒ

करम की इक नज़र डालो मुईनुद्दीन अजमेरी ॥
मुसीबत की घड़ी टालो मुईनुद्दीन अजमेरी ॥

भंवर में अब हमारी कशितये उम्मीद आई है ।
हमारे वास्ते काफ़ी तुम्हारी ना खुदाई है ।
हज़ारों की सदा बिगड़ी हुई किसमत बनाई है ।
मुईनुद्दीन हसन अब हम ने तुम से लौ लगाई है ।
हमें लिल्लाह अपनालो मुईनुद्दीन अजमेरी ॥

करम की इक

ग़में दुनियां से हद दरजा परेशां हैं खबर ले लो ।
ज़माने के तगायुर से हिरासां हैं खबर ले लो ।
असीरे गरदिशे दुनिया यह इनसां हैं खबर ले लो ।
जहां में गरदिशे दौरां से हैरां हैं खबर ले लो ।
इन्हें अब दर पै बुलवालो मुईनुद्दीन अजमेरी ॥

करम की इक

“मयंक” अब है तुम्हारे फ़ैज़ से मशहूर या ख्वाजा ॥
तुम्हारा जामे उलफ़त पी के है मसरूर या ख्वाजा ॥
तुम्हारा याद का है इस के दिल मे नूर या ख्वाजा ॥
यह दूरी अब मिटा डालो मुईनुद्दीन अजमेरी ॥

करम की इक

شہنشاہِ زمانہ ہو مرے سرکار یا خواجہؒ
 کروں لے کاش میں بھی آپ کا دیدار یا خواجہؒ
 کہ میں ہوں آپ کے میخانے کا میخوار یا خواجہؒ
 بڑا بانیض ہے دربارِ گوہر بار یا خواجہؒ

گلستانِ عقیدت کی کلی اس در پہ کھلتی ہے
 یہاں بٹھکے ہوؤں کو منزلِ مقصود ملتی ہے
 مجھے بھی یا معین الدین قدموں میں جگہ دیجئے
 پریشاں حال ہوں خواجہؒ مجھے اپنا بسالیجئے
 مجھے بھی ہے یہ حق ہوں میں بھی تو حقدار یا خواجہؒ
 شہنشاہِ زمانہ ہو مرے سرکار یا خواجہؒ

مرا دل بھی ہے حاضر اور سر بھی یا معین الدینؒ
 مری جاں بھی ہے حاضر اور جگر بھی یا معین الدینؒ
 یہ بطحا کی چمکتی روشنی اجیشہ میں خواجہؒ
 گزر جائے مینک کی زندگی اجیر میں خواجہؒ
 یہی ہے اب تمنائے دل بیکار یا خواجہؒ
 شہنشاہِ زمانہ ہو مرے سرکار یا خواجہؒ

शहिंनशाहे ज़माना हो मेरे सरकार या ख्वाजा ॥
 करूं ए-काश मैं भी आपका दीदार या ख्वाजा ।
 कि मैं हूं आप के मैखाने का मैख्वार या ख्वाजा ।
 बडा बाफ़ैज़ है दरबारे गौहरबार या ख्वाजा ॥

गुलिस्ताने अक़ीदत की कली इस दर पे खिलती है ।
 यहां भटके हुआं को मंज़िले मक़सूद मिलती है ।
 मुझे भी या मुईनुद्दीन क़दमों में जगह दीजे ।
 परेशां हाल हूं ख्वाजा मुझे अपना बना लीजे ।
 मुझे भी है यह हक़ हूं मैं भी तो हक़दार या ख्वाजा ।
 शहिंनशाहे ज़माना हो मेरे सरकार या ख्वाजा ॥

मेरा दिल भी है हाज़िर और सर भी या मुईनुद्दीन ।
 मेरी जां भी है हाज़िर और जिगर भी या मुईनुद्दीन ।
 यह बतहा की चमकती रौशनी अजमेर में ख्वाजा ।
 गुज़र जाए "मयंक" की ज़िंदगी अजमेर में ख्वाजा ।
 यही है अब तमन्नाए दिले बीमार या ख्वाजा ।
 शहिंनशाहे ज़माना हो मेरे सरकार या ख्वाजा ॥

علیؑ کے راج دلارے مرے غریب نواز
حسن حسینؑ کے پیارے مرے غریب نواز

خدا کے فضل سے پایا لقب عطاء رسول
ہیں ہر دو ماہ سے پیارے مرے غریب نواز

کھڑا ہوں آپ کے در پر یہ آرزو لے کر
مجھے بھی دے دو سہارے مرے غریب نواز

غریب کو غم غربت ہو کس لئے آخر
غریب کے ہیں سہارے مرے غریب نواز

خدا گواہ مصیبت میں بس خدا کے بعد
یہ دل تمہیں کو پکارے مرے غریب نواز

اندھیرے کیوں نہ بچائیں نظر مرے دل سے
ہیں رحمتوں کے نظارے مرے غریب نواز

مینک ان کی تجستی ہر ایک کے دل میں
ہر ایک آنکھ کے تارے مرے غریب نواز

अली के राजदुलारे मेरे ग़रीब नवाज़ ॥
हसन हुसैन के प्यारे मेरे ग़रीब नवाज़ ॥

खुदा के फ़ज़ल से पाया लक़ब अताए रसूल ।
हैं महरोमाह से प्यारे मेरे ग़रीब नवाज़ ॥

खड़ा हूँ आप के दर पर यह आरज़ु लेकर ।
मुझे भी दे दो सहारे मेरे ग़रीब नवाज़ ॥

ग़रीब को ग़मे गुरब्बत हो किस लिये आख़िर ।
ग़रीब के हैं सहारे मेरे ग़रीब नवाज़ ॥

खुदा गवाह मुसीबत में बस खुदा के बाद ।
यह दिल तुम्हीं को पुकारे मेरे ग़रीब नवाज़ ॥

अंधेरे क्यूं न बचाएं नज़र मेरे दिल से ।
हैं रहमतों के नज़ारे मेरे ग़रीब नवाज़ ॥

‘मयंक’ उन की तजल्ली हर एक के दिल में ।
हर एक आंख के तारे मेरे ग़रीब नवाज़ ॥

جلوہ ہمیں دکھلاؤ اجمیر والے خواجہ
 اب اور نہ ترساؤ اجمیر والے خواجہ
 تم روٹھے ہو جو مجھ سے قسمت مری روٹی ہے
 بکری کو بنا جاؤ اجمیر والے خواجہ
 ہے اپنا نہیں کوئی بس تم ہی سہارا ہو
 ہے وقتِ مدد آؤ اجمیر والے خواجہ
 اوقات کہاں میری دیکھوں جو پس پردہ
 بے پردا نظر آؤ اجمیر والے خواجہ
 رحمت کی بھرن برسو تو دل کو سکوں آئے
 تم بن کے گھٹا چھاؤ اجمیر والے خواجہ
 امیدِ کرم لے کر آیا ہے مینک آقا
 خالی تو نہ لوٹاؤ اجمیر والے خواجہ

जलवा हमें दिखलावो अजमेर वाले ख्वाजा ॥

अब और न तरसावो अजमेर वाले ख्वाजा ॥

तुम रूठे हो जो मुझ से किसमत मेरी रूठी है ।

बिगडी को बना जावो अजमेर वाले ख्वाजा ॥

है अपना नहीं कोई बस तुम ही सहारा हो ।

है वक्ते मदद आवो अजमेर वाले ख्वाजा ॥

अवक़ात कहां मेरी, देखूं जो पसे परदा ।

बे परदा नज़र आवो अजमेर वाले ख्वाजा ॥

रहेमत की भरन बरसो तो दिल को सुकूं आए ।

तुम बन के घटा छावो, अजमेर वाले ख्वाजा ॥

उम्मीदे करम लेकर आया है 'मयंक' आका ।

खाली तो न लौटावो अजमेर वाले ख्वाजा ॥

آپ جب خواجہ کے در پر جائیں گے
 عثمان ہارونی کا صدقہ پائیں گے
 غم کے شعلے جب بھی جھلسائیں گے
 بنائے وہ رحمت کے بادل چھائیں گے
 آپ پر خواجہ کی جب ہوگی نظر
 آپ بے شک نسبتِ حق پائیں گے
 وادیٰ اجمیر میں آئیں گے جو
 خود بہ خود دارالامان میں آئیں گے
 پوری ہو کر ہی رہے گی وہ دُعا
 آپ میرے حق میں جو فرمائیں گے
 جو بھٹکتے ہیں غصوں کی راہ میں
 ان کو خواجہ راستہ دکھلائیں گے
 نامِ خواجہ آتے ہی لب پر مینک
 دل جو مڑھائے ہیں وہ نھل جائیں گے

आप जब ख्वाजा के दर पर जाएंगे ॥
उसमान हारूनी का सदका पाएंगे ॥

ग़म के शोले जब कभी झुलसाएंगे ।
बन के वह रहेमत के बादल छाएंगे ॥

आप पर ख्वाजा की जब होगी नज़र ।
आप बेशक निस्बते हक़ पाएंगे ॥

वादीए अजमेर में आएंगे जो ।
खुद-ब-खुद दारूलअमां में आएंगे ॥

पूरी होकर ही रहेगी वह दुआ ।
आप मेरे हक़ में जो फ़रमाएंगे ॥

जो भटकते हैं ग़मों की राह में ।
उन को ख्वाजा रास्ता दिखलाएंगे ॥

नामे ख्वाजा आते ही लब पर "भयंक" ।
दिल जो मुरझाए हैं वह खिल जाएंगे ॥

اے مرے آقا، مرے خواجہ مرے ہندالولی
 تیرے در سے ساری دُنیا جھولیاں بھر کر چلی
 تیرا دامن چھوڑ کر جاؤں یہ ممکن ہی نہیں
 میری جنت تیرا ہی در اور تیری ہی گئی
 روضے پر آ کر ترے خوشیوں سے دامن بھر گیا
 زندگی لگنے لگی ہے ان دنوں مجھ کو بھسلی
 یہ کرامت یہ سخاوت یہ عنایت یہ کرم
 ساری دنیا تیرے در سے کامیاب ہو کر چلی
 مگشنِ اسلام پر ہے ہند میں تیرا کرم
 نام سے تیرے کھلا کرتی ہے ہر دل کی کلی
 دور رہ کر آستانِ خواجہؒ اجیر سے
 اے بینک اب بڑھتی ہی جاتی ہے دل کی بسکلی

औ मेरे आका मेरे ख्वाजा, मेरे हिन्दलवली ॥
तेरे दर से सारी दुनियां झोलियां भर कर चली ॥

तेरा दामन छोड कर जाऊं यह मुमकिन ही नही ।
मेरी जन्नत तेरा ही दर और तेरी ही गली ॥

रौजे पर आकर तेरे खुशियों से दामन भर गया ।
ज़िदगी लगने लगी है इन दिनों मुझ को भली ॥

यह करामत यह सखावत, यह इनायत, यह करम ।
सारी दुनिया तेरे दर से कामयाब होकर चली ॥

गुलशाने इसलाम पर है हिन्द में तेरा करम ।
नाम से तेरे खिला करती है हर दिल की कली ॥

दूर रह कर आस्ताने ख्वाजाए अजमेर से ।
औ 'मयंक' अब बढती ही जाती है दिल की बेकली ॥

آپ کا آستانِ غریب نوازؒ
 جیسے باغِ جناتِ غریب نوازؒ
 آپ سے کمرِ سکون میں عرضِ حالِ
 اتنی جرات کہیں غریب نوازؒ
 بے تصدق تمہارے رخصتے پر
 میرا دل میری جاں غریب نوازؒ
 لو خبر اب کہ ہے بہت مضطر
 عاشقِ نیمِ جساں غریب نوازؒ
 کاش ہو رات دن مے لب پر
 آپ ہی کا بیاں غریب نوازؒ
 کھینچے میری کچھ خبہ گیری
 ہوں بہت ناتواں غریب نوازؒ
 آستان سے تمہارے اٹھ کے نینک
 جائے آخر کہیں غریب نوازؒ

आपका आस्तां गरीब नवाज़ ॥
जैसे बाग़े जिनां गरीब नवाज़ ॥

आप से कर सकूं मैं अर्जे हाल ।
इतनी ज़ुरअत कहां गरीब नवाज़ ॥

है तसद्दुक तुम्हारे रौज़े पर ।
मेरा दिल मेरी जां गरीब नवाज़ ॥

लो खबर अब के है बहोत मुज़तर ।
आशिक़े नीमजां गरीब नवाज़ ॥

काश हो रात दिन मेरे लब पर ।
आप ही का बयां गरीब नवाज़ ॥

किजिये मेरी कुछ खबरग़ीरी ।
हूं बहोत नातवां गरीब नवाज़ ॥

आस्तां से तुम्हारे उठ के “मयंक” ।
जाए आख़िर कहां गरीब नवाज़ ॥

نامِ خواجہؒ پہ جنہیں ہم نے مچلتے دیکھے
 اُن سے طوفان بھی کتار کے نکلتے دیکھے
 دل میں جو خواجہؒ کی یادوں کو بسا لیتے ہیں
 اُن کے غم کے سبھی حالات بدلتے دیکھے
 ہم نے دیکھا ہے کہ جو ذکر بھی کرتے ہیں ترا
 اُن کے ارمان بھی سینے میں مچلتے دیکھے
 اُس کے ٹکڑوں پہ جو کرتے ہیں گزارہ اپنا
 اپنی کیا غیروں کی تقدیر بدلتے دیکھے
 ذکرِ خواجہؒ کا ذرا بزم میں آئے جو کبھی
 اُس میں خواجہؒ کے پرستار مچلتے دیکھے
 اپنے خواجہؒ کے وسیلے سے جو مانگے ہے دعا
 اُس کی خوشیوں کے چمن پھولتے پھلتے دیکھے
 گرتے گرتے بھی کریں یاد جو خواجہؒ کو مینک
 ہم نے دُنیا میں وہی لوگ سنبھلتے دیکھے

नामे ख्वाजा पे जिन्हें हम ने मचलते देखे ॥
उन से तूफ़ान भी कतरा के निकलते देखे ॥

दिल में जो ख्वाजा की यादों को बसा लेते हैं ।
उन के ग़म के सभी हालत बदलते देखे ॥

हम ने देखा है के जो ज़िक्र भी करते हैं तेरा ।
उन के अरमान भी सीने में मचलते देखे ॥

उस के टुकड़ों पे जो करते हैं गुज़ारा अपना, ।
अपनी क्या ग़ैरों की तक़दीर बदलते देखे ॥

ज़िक्र ख्वाजा का ज़रा बज़्म में आए जो कभी ।
उस में ख्वाजा के परस्तार मचलते देखे ॥

अपने ख्वाजा के वसीले से जो मांगे है दुआ ।
उस की खुशियों के चमन फूलते फलते देखे ॥

गिरते गिरते भी करें याद जो ख्वाजा की "मयंक" ।
हम ने दुनिया में वही लोग संभलते देखे ॥

تم داتا ہو در پہ تمہارے کیوں نہیں آؤں میں بابا
 شام و سحر بس گیت تمہارے نام کے گاؤں میں بابا
 بھولی خالی لاتے ہیں سب اور بھر بھر کر جاتے ہیں
 دریا دلی کے گیت تمہارے سب کو سناؤں میں بابا
 تم ہی خدا کے پیارے ولی ہو تم ہی نور نبی کا ہو
 کیوں نہ تمہارے نام کا ہر دم دیپ جلاؤں میں بابا
 تم جو نگاہِ لطف و کرم سے دیکھ لو بس اک بار مجھے
 پھر تو اپنی اس قسمت پر ابل بل جاؤں میں بابا
 در پہ تمہارے جو آتے ہیں من کی مرادیں پاتے ہیں
 ہو جو اجازت تو سر کے بل شوق سے آؤں میں بابا
 دل کرتا ہے پیٹھی بن کر در پہ تمہارے پہنچوں میں
 رحمت کی چادر کے سائے میں سو جاؤں میں بابا
 تیری کرپا سے اس جگ میں آج مینک کی شہرت ہر
 دل کرتا ہے در پر تیرے شیش جھکاؤں میں بابا

तुम दाता हो दर पे तुम्हारे क्यूं नहीं आऊं मैं बाबा ॥
शामो सहर बस गीत तुम्हारे नाम के गाऊं मैं बाबा ॥

झोली खाली लाते हैं सब और भर भर कर जाते हैं ।
दरियादिली के गीत तुम्हारे सब को सुनाऊं मैं बाबा ॥

तुम ही खुदा के प्यारे वली हो तुम ही नूर नबी का हो ।
क्यूं न तुम्हारे नाम का हर दम दीप जलाऊं मैं बाबा ॥

तुम जो निगाहे लुत्फो करम से देख लो बस इकबार मुझे ।
फिर तो अपनी इस किसमत पर बलबल जाऊं मैं बाबा ॥

दर पे तुम्हारे जो आते हैं मन की मुरादें पाते हैं ।
हो जो इजाज़त तो सर के बल शौक से आऊं मैं बाबा ॥

दिल करता है पंछी बन कर दर पे तुम्हारे पहुंचू मैं ।
रहेमत की चादर के साए में सोजाऊं मैं बाबा ॥

तेरी किरपा से इस जग में आज "मयंक" की शोहरत है ।
दिल करता है दर पर तेरे शीश झुकाऊं मैं बाबा ॥

رحمت کی برکھا برسے خواجہ جی کی نگریا
کاش اسی نگرى میں اپنی بھی کٹ جائے عمریا

کاش ترے روضے کی پیاری چوکھٹ کو چھو پاتا میں
تیری رحمت کی چادر کے سائے میں سو جاتا میں
آج تصور میں چھائے ہیں خواجہ جی سا نوریا

سوتے، جگتے، روتے، ہنستے یاد تمہاری آئے ہر
بھول نہ بھلے تو میرے سوامی اپنے پاس بلانے ہر
نام تو رالے لے کر میں تو ہو گئی لے باوریا

اؤن خاطر تری نگرى پگ پگ ٹھوکر کھاؤں میں
تم سے دور اجرن جیون جس کو حال سناؤں میں
برہا میں ترے رہ رہ چھلکے نیوں کی گاگریا

रहेमत की बरखा बरसे है ख्वाजाजी की नगरिया ॥
काश उसी नगरी मे अपनी भी कट जाए उमरिया ॥

काश तेरे रोज़े की प्यारी चौखट को छू पाता मैं ।
तेरी रहेमत की चादर के साए में सो जाता मैं ।
आज तसव्वुर में छाए हैं ख्वाजाजी सांवरिया ॥

रहेमत की

सोते, जगते, रोते, हंसते. याद तुम्हारी आए है ।
क्यूं न मुझे तू मेरे स्वामी अपने पास बुलाए है ।
नाम तोरा ले ले कर मैं तो हो गयी रे बावरिया ।

रहेमत की

आवन खातिर तुमरी नगरी पग पग ठोकर खाऊँ मैं
तुम से दूर अजीरन जीवन किस को हाल सुनाऊँ मैं ।
बिरहा में तुमरे, रह रह छलके नैनो की गागरिया

रहेमत की

خالی جھولی لے کر خواجہ کس کے دولے جاؤں میں
 ترے درے دور رہوں تو فیض کہاں سے پاؤں میں
 مجھ داسی پر کر دو اپنی چاہت کی بخسریا

ہندولی سرکار ہو تم سب راجوں کے ہمارا ج ہو تم
 سر پہ تمہارے تاج ولایت اور دکھیوں کی لاج ہو تم
 جیتے جی دکھلا دو خواجہ تم اپنی دو واریا

درشن کی پیاسی آنکھوں کو نیند نہ خواجہ آئے ہے
 ترمی یاد مورے خواجہ جی سو سو اشک رلائے ہے
 اپنے مینک کو آن اورھا دو رحمت کی چنریا

رحمت کی برکھا بر سے ہے خواجہ جی کی نگرما
 کاش اسی نگر می میں اپنی بھی کٹ جائے عمرتیا

खाली झोली लेकर ख्वाजा किस के द्वारे जाऊं मैं ॥
 तेरे दर से दूर रहूं तो फैज़ कहां से पाऊं मैं ।
 मुझ दासी पर कर दो अपनी चाहत की नजरिया ॥

रहमत की

हिन्दवली सरकार हो तुम सब राजों के महाराज हो तुम ।
 सर पे तुम्हारे ताजे विलायत और दुखियों की लाज हो तुम ।
 जीते जी दिखलादो ख्वाजा तुम अपनी दूवारिया ॥

रहमत की

दरशन की प्यासी आखों को नींद न ख्वाजा आए है ।
 तुमरी याद मोरे ख्वाजाजी सौसौ अशक रुलाए है ।
 अपने "भयंक" को आन उढ़ा दो, रहेमत की चुनरिया ॥

रहेमत की बरखा बरसे है ख्वाजाजी की नगरिया ।
 काश उसी नगरी में अपनी भी कट जाए उमरिया ॥

करम न करम कृष्ण कुमार सिंह मयंक अकबर आबादी कश्मीर स्टूडियो अंबाला

